This PDF Download from Madaarimedia.Com

حریم صمدیت

روضہ مقدس حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ

ایماں کی ضیائے طور افگن اس گنبد جلوہ بار میں ہے
کونین کی دولت قطب جہاں موجود تری سرکار میں ہے

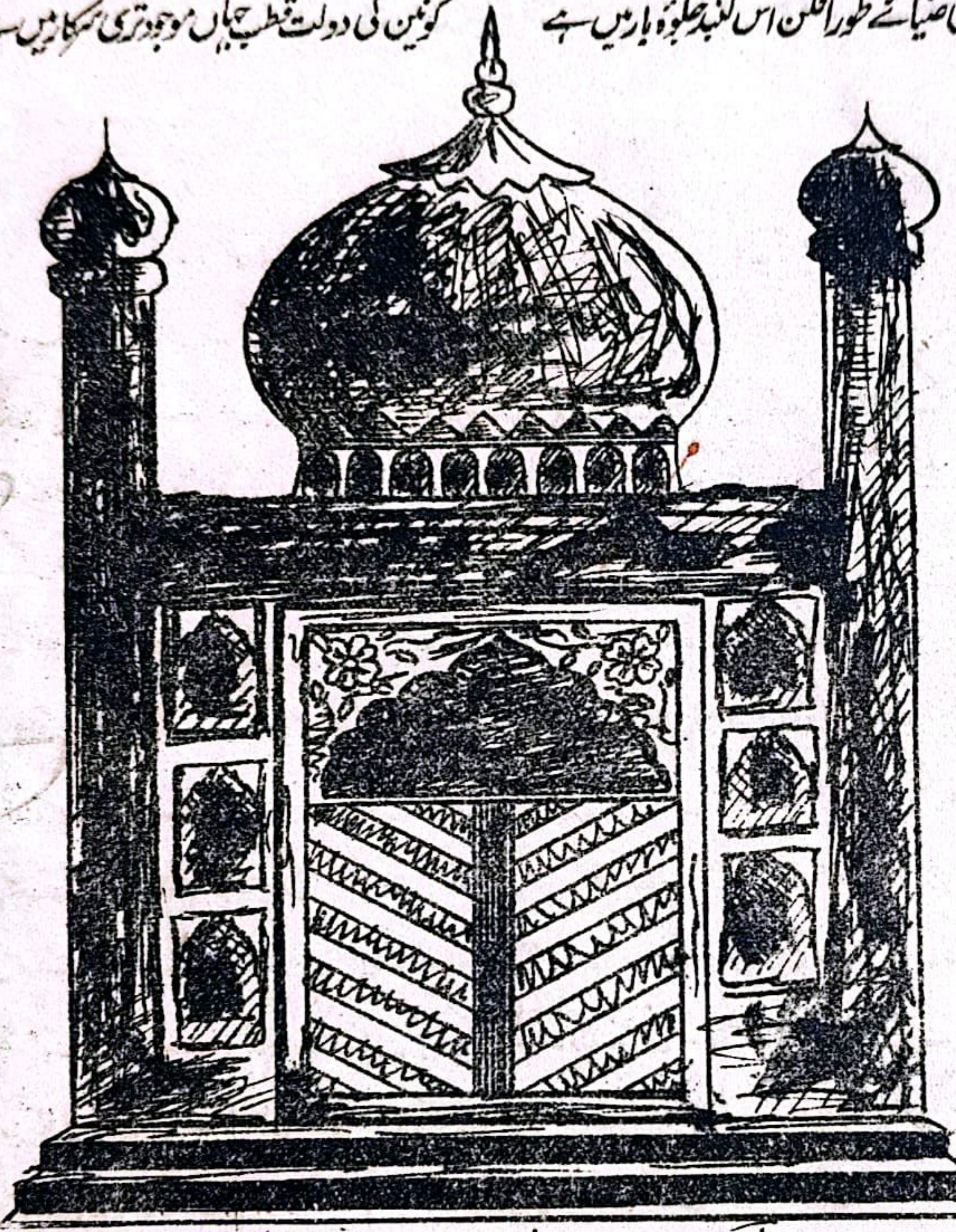

مولفہ مصنفہ :- سید خدمت المدار نجم جعفری ظہوری ولد سید محمد شفیع عالم جعفری ارغونی سجادہ نشین آستانہ عالیہ قطب المدار مکن پور شریف

بحسب فرمائش جناب مولینا احمد حسین صاحب قادری المداری سکنہ ہلدی خورد ضلع بریلی خلیفہ حضرت سید محمد شفیع عالم ممدوح و عزیزم جناب عبد العزیز طبقاتی اشرفی و عبد الرشید صاحب طبقاتی المداری اشرفی و عبد الصمد صاحب طبقاتی المداری اشرفی و عبد الوحید طبقاتی المداری و عبد الخالق طبقاتی المداری اشرفی و عبد الجبار صاحب طبقاتی المداری ٹھیکیداران ورلڈ ساکنے قصبہ بلاری ضلع مراد آباد و مریدین حضرت شیخ المشائخ سید شفقت مدار جعفری طبقاتی المداری رحمۃ اللہ علیہ مکنپوساری

Www.MadaariMedia.Com

مداریہ کتب خانہ

واٹسپ گروپ

MADAARI MEDIA

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

دم مدار بیڑا پار

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia @MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد بے حد اُس قادرِ مطلق کو سزاوار ہے، ہر چیز کا آغاز اُسی ذاتِ قدیم سے ہوتا ہے کہ جو اصل مسبب الاسباب اور اس کی قدرت ہر چیز میں باہمہ ذات وصفات جاری وساری ہے، ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ زمین و آسمان، چاند ستارے، سورج نباتات ومعدنیات میں جس کی جلوہ فرمائی ہے، ایسا مالک کل کہ جو تمام عالمین کا پالنے والا ایسا قادرِ مطلق کہ جس کے حکم بغیر ذرے کی مجال نہیں جو اپنی جگہ سے حرکت کر سکے، ایسا کریم کہ جس کی بے شمار عنائتیں عالم پر نوازشاتِ پیہم کی بارش کر رہی ہیں، رحیم ایسا کہ جس نے انسان خاک نژاد کے دل کو اپنے جلوۂ خاص سے نوازا۔ وہ ذات لامحدود کہ جو عالم امکان سے بالاتر لیکن یہ شانِ کریمی کہ دل انسان اس کی جلوہ گاہ، ہر شے میں وہ باہمہ صفات موجود لیکن اس کا عرفان امکان ادراک سے باہر وہ ماورائے درک انسانی ہوتے ہوئے بھی انسان پر مہربان اور کیسا مہربان کہ اس خاک نژاد کو بطریق احسن تخلیق فرمایا، اور اپنی کل مخلوقات پر اشرف بنایا، اس اشرفیت کو مصدق فرمانے کے لئے اپنی نوری مخلوق کا مسجود بنایا اور جس نے اس حکم سے انکار کیا اس سے ہمیشہ ہمیش کے لئے ناراض ہوا۔ یہ ناخوشی کا سبب بھی اس خاک نژاد انسان کی اشرفیت پر دلیل ہے، انسان وہ انسان نہیں کہ جو اپنے مالک حقیقی کے احسانات پس پشت ڈال کے اس کی سے اپنا دل خالی کر دے کہ جس نے انسان کو اپنی حمد ومعرفت کے لئے ہی تخلیق فرما کر عقل وبصیرت کے سا فکر وتجسس بھی ودیعت کیا ہو تو مقتضائے بصیرت یہی ہے کہ انسان اس کی تلاش کے لئے اپنی یہ حیات مخت وقف کر دے، اس قادرِ مطلق کی معرفت حاصل کرنا چاہے تو امکانِ بشر نہیں، لیکن تخلیق کا یہ مقتضا کہ اس کی معرفت بغیر انسانیت نامکمل اس عالم مادی میں وہ ذات بے عیب کو جو مادیت سے ماوریٰ ہو کیوں اور کس طرح پہچانی جا سکتی ہے اور یہ زبانِ گنگ اس کی تعریف میں کیا کھُل سکے، کہ جو باہمہ ذات وصفات موجود لیکن حدا

This PDF Download from Madaarimedia.Com

ے مادری، ہرگز ہرگز امکانِ بشر نہیں جو اس کی تعریف میں ایک لفظ بھی کہہ سکے، اور قابلیت قلم نہیں جو اس خلاقِ
طلاق کی توصیف میں ایک حرف بھی لکھ سکے نظم :-

ہدو یہ رضواں سے جاکر خلد میں
لاکے دے سامان لکھنے کا ہمیں !
چاہئے خامہ کو شاخِ نخلِ طور
ور سیاہی کو سوادِ چشمِ حور
ہاں بنائے ساغرِ ظلمت مداد
آبِ کوثر اس میں ہو حسبِ مراد
ج ہم لکھتے ہیں نعتِ مصطفےٰ
غل ہے ہر سو مرحبا صلِّ علیٰ
وہ محمد مصطفےٰ شاہِ اُمم !
ہ محمد مصطفےٰ بحرِ کرم
وہ محمد مصطفےٰ شاہِ زمن !
عین حق محبوبِ ربِ ذوالمنن
وہ محمد مصطفےٰ نورِ خدا
وہ محمد شافعِ روزِ جزا
محسنِ انساں محمد مصطفےٰ
رحمتِ یزداں محمد مصطفےٰ
وہ محمد رحمۃ العالمیں !
وہ محمد مالکِ دنیا و دیں
وہ محمد باعثِ ایجادِ حق
نور سے جن کے ہوئی بنیادِ خلق
وہ محمد انبیا کے پیشوا
وہ محمد اولیاء کے رہنما ۔

نعت

پھر زباں پر محمد کا نام آگیا
ہوش اے دل کہ وقت سلام آگیا
چھلکے پلکوں سے اشکِ غمِ مصطفےٰ
قص میں یعنی کوثر کا جام آگیا
نخوتِ خواجگی مٹنے کے لئے
دہر میں بادشاہِ عوام آگیا
اپنے اعمال بخشش کے قابل نہ تھے
نامِ احمد مگر اپنے کام آگیا
آئی یثرب سے موجِ ہوا یا ہمیں
مژدۂ زندگی دوام آگیا
یک بیک دل میں کیوں جان سی آگئی
کیا محمد کا کوئی پیام آگیا
میرے دل کوئی حسرت نہ رہ جائے اب
پیشِ سرکار اب تو غلام آگیا
جب بھی سر پر مرے آئی کوئی بلا
میرے لب پہ محمد کا نام آگیا
وہ ہی دل قیدِ ہستی میں آزاد ہے
جس پہ زلفِ محمد کا دام آگیا
تجھ کو اے نجم اب اور کیا چاہئے
جب محمد کے بندوں میں نام آگیا

البتہ درود و سلام اس برگزیدہ انام پر پڑھنا چاہئے اور دل و جان سے ایسے رسول انام پر نثار ہونا چاہئے، کیسا رسول عالم کا اصول سلطان دین ہادی راہ یقین راز دار اسرار فعلمت علم الاولین والاخرین واقف رموز کُنتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ ۔ شمع شبستان نبوت سراج بزم رسالت جب وہ نور خدا کا مقبول ہوا سب سے پہلے حمد الٰہی میں مشغول ہوا، ایسی ریاضت کی کہ لاکھوں برس سر سجدے سے نہ اٹھایا، جب معبود حقیقی نے اس کو جامہ

انسانی پہنایا، معشوق خاص سمجھ کر سایہ سے بھی جدا فرمایا۔ ارشاد ہوا اے محبوبؐ میرے بس آج تم کو خلعتِ و... پہناتا ہوں، رسول آخر الزماں بناتا ہوں، حضرتؐ نے دست ادب باندھ کر عرض کیا کہ خداوندِ عالم تیرا ارشاد بسر و چشم... فرض کیا، گو مجھ کو عزیز ہوں مگر ایک تیرا بندہ ناچیز ہوں، بوجھ امت کا بار گراں ہے اس کے اٹھانے کی مجھ کو طاقت... کہاں ہے جب تو نے مجھ کو مالک امم کیا ان کی رہنمائی کا چراغ میرے ہاتھ میں دیا تا حیات اپنی تیری عبادت ا... ان کو ہدایت کروں گا، لیکن بصداق کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ، آخر ایک دن مزہ موت کا چکھوں گا امت کا کون کفیل ہوگا۔ حکم ہوا اے حبیبؐ میرے یہ کیا خیال ہے میرا نام ذوالجلال ہے تم خوش ہو اور اس بات کو یاد رکھو وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ قسم ہے مجھ کو اپنے عزت و جلال کی اور تمہارے حسن و جمال کی خوش ہو اور یاد رکھو کہ تمہاری نسل سے اور امت میں ایسے ایسے بزرگ ہوں گے کہ جو اَلَآ إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ کے مصداق بن کر اپنے اپنے مرتبہ پر عروج کریں گے اور اے محبوب میرے مجھکو تیری خوشی منظور ہے آزردہ نہ ہو، اور تیری نسل سے ایک بزرگ جلیل تر مختار بحر و بر عرش وقار سید بدیع الدین قطب المدار پیدا کروں گا۔ جو تیرے دین کی بدرجہ اتم اشاعت کریگا۔ اس کی دلجوئی مجھ کو اس قدر عزیز ہے کہ مختار کل اس کو بناؤں گا اور کارخانہ قدرت کا دارومدار اس کی ذات پر رکھوں گا اس کی راہ پر چلنے والا کبھی گمراہ نہ ہوگا، اس کا چاہنے والا مجھے محبوب اور اس سے بغض رکھنے والا میرا دشمن ہوگا، اس کے زیر دامن جو لوگ آئیں گے اُن پر سے نار دوزخ حرام کر دوں گا اور اس کی محبت جس کے دل میں ہوگی اس کو فکر دنیا و آخرۃ سے اس قدر مستغنی کر دوں گا کہ دنیا میں، نہ اس کو کسی قسم کا رنج ہوگا نہ آخرۃ میں شرمندگی۔ **منقبت** :-

نہ ہے جنت کا وہ بھوکا نہ ہے پیاسا وہ کوثر کا	زہے بس آسودۂ رحمت ہے بندہ آپکے در کا
ترے ہاتھوں کے صدقے کیف عرفاں بانٹنے والے	ادھر بھی ایک چھینٹا بادۂ حُبِ پیمبرؐ کا
تمہاری دید کا دعویٰ کروں جو میں بدیع الدین	ارے لاؤں کہاں سے حوصلہ قاضی مطہر کا
نہیں تیرے سوا کوئی ہوا ہے متقی ایسا	کہ جس نے ایک روزہ رکھ لیا ہو زندگی بھر کا
نیازیؔ زار اتنا مطمئن ہے تیری مدحت سے	بصد شوق گناہ اس کو نہیں ہے خوف محشر کا

اَلَآ إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۔ واضح ہو کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ جناب باری

جل شانہٗ ارشاد فرماتا ہے کہ خبردار ہو جاؤ اللہ کے دوستوں کو نہ خوف ہے اور نہ رنج ہوگا۔ مفسرین اس آیت پاک کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ آیت پاک کل اولیاء اللہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ الا واسطے ہم لوگوں کے تنبیہ کی غرض سے آیا، تاکید کی ہے تاکہ مراتب اولیاء اللہ میں انکار نہ ہو، اسی طرح وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ کے معنی یہ ہیں کہ ان کو نہ غم ہے اور نہ ہوگا۔ باری تعالیٰ نے اپنے دوستوں کی تسکین وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ سے فرمائی ہے اسی لئے نہ دنیا میں ان پر نزول بلیات ہوگا آخرۃ میں نہ مبتلائے عذاب ہوں گے۔

بلغ اللہ صلوٰۃ الرسول اعظم وعلی روح ولی قطب مدار العالم

اے حاضران بزم قطب المدار ذکر آل اطہار یہاں سے واضح ہو کہ محبوب یزدانی ولیوں کے ولی درج ولایت کے نگیں، جنت کے مکیں بوستان معرفت گلستان مصطفوی شمع شبستان شاہ لافتیٰ مصباح البزم صاحب حل اتیٰ مامن درماندگان معاون بیکساں لخت جگر سید ابرار نور بصر حیدر کرار مقبول بارگاہ رب العالمین حضرت سیدنا و مرشدنا مولینا سید بدیع الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اظہار ذکر ہے، کنیت آپ کی ابوتراب ہے، لمعۂ انوار ماہ عرب ہے، مہر درخشاں خاور حلب ہے ذکر اس سید جن و بشر کا وہ ذکر ہے کہ جس کے سننے سے فروگناہ صاف ہو جائیگی خطائے خاطیان درگاہ الٰہی سے معاف ہو جاتے جو بشر بطیب خاطر اس بزم میں حاضر ہوتا ہے یا اس سلسلہ عالیہ طبقاتیہ مداریہ میں داخل ہوتا ہے، خلاق دو عالم اس کو داخل حسنات فرماتا ہے۔

ذکر ولادت باسعادت حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ

آپ کی والدہ مکرمہ حضرت بی بی ہاجرہ فاطمہ ثانی سے منقول ہے کہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار مدار اعظم رضی اللہ عنہ جب شکم مادر میں رونق افروز ہوئے آپ کی والدہ مکرمہ فرماتی ہیں کہ مجھ کو عجائبات معلوم ہوئے، یعنی پہلے مہینہ کی شب میں حضرت سرکار دو عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بشارت فرمائی اور فرمایا اَلْمَدَارُ ھُوَ الْقَرَارُ۔ تیسرے مہینہ میں بشارت دی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور خوش ہو ہاجرہ کہ تمہارے شکم میں ولی ازلی رونق افروز ہے، اور فرمایا اَلْمَدَارُ کَفَخْرَ اللّٰہُ وَلَاغَیْرُ اللّٰہ غرض اسی طرح چوتھے مہینہ کی شب کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بشارت فرمائی اور فرمایا اَلْمَدَارُ مُحَافِظَتُ الْعِلْم

وَ العالم بِیَدِ الحمد اِن الحمد اِن جَمِیلٍ کَمِثْلِ الجَمَال ۔ پانچویں مہینہ میں بشارت دی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اَلحمد اِن محل بَینَ النّبوۃ وَالولایۃ چھٹے مہینہ کی شب میں مولائے کائنات علی علیہ السلام نے بشارت فرمائی اور ارشاد فرمایا الحمد ان مد ان کل الاشیاء ساتویں مہینہ میں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بشارت دی اور فرمایا اَلحمد اِن برزخ بَینَ النّبوۃ وَالولایت آٹھویں مہینہ میں حضرت شہید کربلا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بشارت دے کر فرمایا الحمد ان شان مرتبۃ لبشیر، نویں مہینہ میں حضرت بی بی ہاجرہ فاطمہ ثانی آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ بوقت ولادت باسعادت صدائے غیب مرے کان میں آئی یا عبدی لک بشریٰ ھٰذا ولدُ لک ولی اللہ و مدار اللہ ۔ غرض کہ اسی عرصہ میں وہ گوہر صدق وصفا جواہر نور رضیا لمعہ نور خدا سلطان اولیاء برہان الاصفیا اکمل العلماء متقدمین افضل الفضلاء خاتم ولایت الکبریٰ تاج العاشقین برہان المحققین اُسوۃ السالکین وارث الانبیاء والمرسلین آقائے نامدار مولائے باوقار شہنشاہ اولیائے کبار برگزیدہ پروردگار حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رونق بخش باغ نبوت اور رکن اراکین اسلام فتوت آفتاب برج شریعت درۃ التاج بحر حقیقت رفعنا مکانا علینا کا برج حمل سے نمودار ہو کر یکم شوال بوقت صبح صادق یوم پیر ۲۴۲ھ میں وہ صاحب عالم زیب دہ مکان علی حلبی ہوا، واہ واہ بر حکم اللہ تعالیٰ جس وقت کہ وہ بحر کرم گلشن مصطفوی، بلبل بوستان حیدری، فیض عمیم میدان سیاحت حدوث میں جلوہ گر ہوا، ہر گوشہ مکان سے صدائے تہنیت بلند، ہر درودیوار سے آواز سلام آرہی تھی ۔ **سلام** :-

قطب ہر دوسرا سلام علیک ۔ سرورِ اولیاء سلام علیک ۔ میرے مشکلکشا سلام علیک

ابن شیر خدا سلام علیک ۔ طرۂ تاج صالحیں ہو تم ۔ رہبر اتقیا سلام علیک

ہادی دیں مہدی ملت ۔ پیشوا، رہنما سلام علیک ۔ ضیغم بیشہ الست ہیں آپ

خاصۂ کبریا سلام علیک ۔ اولیاء سر جھکا کے کہتے ہیں ۔ اے شہ اصفیاء سلام علیک

جملہ مخلوق کی طرف سے شہا ۔ تا بہ روز جزا سلام علیک ۔ دیکھ کر جلوہ شہ کا بولے شکوہ

مرحبا مرحبا سلام علیک

نقشہ حسب نسب حضرت امام العالمین سیدنا سید بدیع الدین مدار اعظم رضی اللہ عنہ

مع سنوات ولادت (از رسالہ المدار)

اسمائے گرامی	جائے پیدائش	وقت	دن	تاریخ ولادت	سنہ	کیفیت
حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رضی	شہر حلب	صبح صادق	دوشنبہ	یکم شوال المعظم	سنہ ۲۴۲ھ	
بن سید قدوۃ الدین عرف علی حلبی رضی	مدینہ منورہ	"	پنجشنبہ	۱۷ رجب المرجب	سنہ ۲۱۹ھ	
بن حضرت سید بہار الدین رضی	"	"	چہار شنبہ	۱۴ جمادی الآخر	سنہ ۱۹۹ھ	
بن حضرت سید ظہیر الدین رضی	"	"	دوشنبہ	۱۷ ربیع الاول	سنہ ۱۷۴ھ	
بن سید احمد عرف اسمٰعیل رضی	"	"	چہار شنبہ	۱۴ شعبان المعظم	سنہ ۱۵۹ھ	
بن حضرت سید محمد رضی	"	"	یکشنبہ	۲۱ رجب المرجب	سنہ ۱۲۹ھ	
بن حضرت سید اسمٰعیل رضی	"	"	شنبہ	۱۱ ذی الحجہ	سنہ ۱۰۴ھ	
بن حضرت امام جعفر صادق رضی	"	"	دوشنبہ	۱۲ ربیع الاوّل	سنہ ۸۳ھ	
بن حضرت امام محمد باقر رضی	"	چاشت	جمعہ	۳ صفر المظفر	سنہ ۵۷ھ	
بن حضرت امام زین العابدین رضی	"	"	سہ شنبہ	۹ شعبان	سنہ ۳۸ھ	
بن حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام	"	"	"	۵ شعبان	سنہ ۴ھ	
بن حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ	بطن کعبہ معظمہ	چاشت	جمعہ	۱۳ رجب المرجب	•	عام الفیل کے تیس ۳۰ سال بعد

نسب مادری قطب الاقطاب قطب المدار حضرت سیدنا سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

والدۂ مکرمہ حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ حضرت بی بی ہاجرہ ملقب فاطمہ ثانی خاص الملک بنت سید عبداللہ

بن سیدزاہد بن سیّد محمد بن سیّد عابد بن سیّد ابو صالح بن سیّد ابو یوسف بن سیّد ابوالقاسم محمد ملقب بنفس زکیہ بن سیّد عبداللہ محض بن سیّد حسن مثنٰی بن سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بن سیّدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ،

مومنوں مقام غور ہے کہ جب وہ آفتاب صمدیت مطلع انوار الٰہی واقف کار اسرار قدرت حق سے ضیا بخش سرزمین حلب ہوا، پیدا ہوتے ہی سجدہ سوئے قبلہ کیا پھر سر اٹھا کر اپنے باری تعالیٰ سے مخاطب ہو کر چند الفاظ عربی زبان گوہر فشاں سے ارشاد فرمائے جس کا ترجمہ اُردو یہ ہے :-

تو ہے خالق تمام عالم کا - تو ہی مالک ہے جن و آدم کا - غم نصیبوں کا آسرا تو ہے
بحر ہستی میں ناخدا تو ہے - تیرا محبوب واجب تکریم - اس پہ لاکھوں صلوٰۃ اور تسلیم ے

مومنوں محبت والدین کا کیا حال لکھوں کہ کس قدر آپ کو چاہتے تھے جو بیان سے باہر ہے کہ ایک ساعت مفارقت گوارا نہ تھی صرف ناز سے پالنا اور ہر وقت یعقوب دار اس ماہ کنعاں کو پیش نظر رکھنا آخر کار گل گلستان مصطفوی، بلبل بوستان مرتضوی جب پانچ سال کے ہوئے تب آپ کے والدین نے بقصد شادمانی اپنے نور عین کو برائے حصول علم حضرت مولیٰنا حذیفہ شامی رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے وقت کے بے نظیر عالم متبحر اور خدا پرست بزرگ تھے سپرد فرمایا۔ حضرت مولانا حذیفہ شامی رحمۃ اللہ علیہ اس ہونہار شاگرد اور ولی ازلی کی طرف بغور دیکھ کر ہزار نقد خریدار ہو کر اس طرح زبان مبارک پر لائے ے

ہے صورت نبیؐ کی تو سیرت علیؑ کی - یہ شبیر خصلت میں شبر کی خو ہے - یہ ہے سر بسر مجموعۂ پنجتن !
یہ انسان کامل بشان علو ہے - مدار جہاں ابر رحمت تمہارا - زمانے پہ چھایا ہوا چار سو ہے

روایت ہے کہ آپ کے استاد حضرت مولیٰنا حذیفہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت قطب المدار سید بدیع الدین شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بوقت درس حرف (الف) کے خود معنی بیان کئے اسی طرح جو حرف میں تعلیم کرتا تھا، اس حرف کے معنی خود بیان کر دیتے تھے، اور ایک ماہ میں جتنا علم دیگر شاگرد حاصل کرتے آپ ایک روز میں یاد کر لیتے، غرضکہ کل علوم مثل علم کتب الٰہیہ توریت، انجیل، زبور، قرآن پاک، فقہ حدیث سب کچھ چودہ سال کے سن میں کما حقہٗ حاصل کر لئے اور کلام الٰہی فقہ و حدیث کے ایسے باریک نکات و اسرار ظاہر کر دیئے، کہ جس کو سُن کر ہمعصر علماء سخت متعجب رہ جاتے تھے اور آپ کی شان مبارک میں ایسا زبان پر لاتے ے

مدار جہاں نور خیر البشر ہیں - مدار جہاں عالم بحر و بر ہیں - مدار جہاں نازش انبیا ہیں
مدار جہاں زبدۃ الاولیا ہیں - مدار جہاں ہیں وحید یگانہ - مدار جہاں ہیں امام زمانہ
مدار جہاں سرور عارفیں ہیں - مدار جہاں خسرو سالکیں ہیں - مدار جہاں عالموں کے ہیں عالم
مدار جہاں ہیں مکرم معظم - مدار جہاں ابن ختم الرسل ہیں - مدار جہاں آپ مختار کل ہیں

مدار جہاں نجم کے ماہر ہیں - مدار جہاں ہادی بحر و بر ہیں

الغرض آپ حضرت مولینا حذیفہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض علم سے چودہ سال کی عمر ہی میں تمام علوم ظاہری میں مکمل ہو گئے۔ اور آپ کے علم کا شہرہ تمام عالم میں ہو گیا، آپ کے ہمعصر علماء آپ کے علم و فضل کے قائل تھے، آپ اس وقت کے امام علم علامۂ حلبی سید بدیع الدینؒ کے نام سے مشہور تھے باوجود اس شہرت کمال کے آپ کے دل میں ایک میٹھا میٹھا درد علم العرفان کے حصول کا رہتا تھا، اس لئے کہ منشائے قدرت کچھ اور تھا، اس معبود حقیقی نے ازل ہی کے دن سے آپ کو علم و معرفت و حقیقت سے نوازنے کے لئے چن لیا تھا، پھر کیسے آپ محض علم ظاہری پر اکتفا کرتے، دل تھا کہ محبت الٰہیہ کے لئے بیتاب تھا، پاؤں تھے کہ دشت جنون عشق کی طرف بڑھ رہے تھے، نگاہیں تھیں کہ لطف و کرم ربانی کی راہ دیکھ رہی تھیں، واہ ری قدرت بے نیاز کہ جوہر طالب حق کو خوش آمدید کہنے اور رہبر رہرو راہ عشق کو سہارا دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے، چنانچہ اپنے بندۂ خاص کو جو اس کی یاد کا درد اپنے دل میں بسائے ہوئے تلاش حق میں سرگرداں تھا، پروردگار عالم نے نوازا اور بدرجہ اتم نوازا، یکایک ایک رات آپ کو اپنے جد امجد حضرت سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی پشت پر بہ ہزار شفقت و مہربانی اپنا دست مبارک رکھ کر ارشاد فرمایا اے فرزند قسام ازل نے تجھ کو ولی ازلی بنایا ہے۔ اور وہ سعادتیں جو روز میثاق سے تیرے لئے مقدر کر دی ہیں انھیں حاصل کرنے کی کوشش کر جب آپ بیدار ہوئے تو باآواز بلند درود شریف پڑھ رہے تھے، اسی اثنا میں آپ کے والد محترم حضرت مولینا قاضی سید قدوۃ الدین عرف علی حلبی رحمۃ اللہ علیہ نماز تہجد کے لئے اٹھے، انھوں نے حضرت سیدنا سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ سے بالجہر درود خوانی کا سبب دریافت فرمایا، آپ نے بشرح و بسط خواب کا حال اپنے والد محترم کی خدمت میں عرض کیا۔ انھوں نے سن کر دعاؤں کے ساتھ مبارک باد دی، اور ارشاد فرمایا کہ جاؤ پہلے

حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کرو، بعد ادائیگی حج جدامجد سردار کونین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہونا۔ انشاء اللہ تعالےٰ تمہارے حصہ کا جو ہے وہ ملے گا، آپ اپنی والدہ مکرمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حج کی اجازت لے کر بعد نماز فجر شہر حلب سے روانہ ہوگئے۔ آپ کا طریقہ راہروی یہ تھا کہ جگہ بہ جگہ عبادت و ریاضت کرتے ہوئے دشت و جبل میں خدائے واحد کے جبروت کا سکہ جماتے ہوئے منزلیں طے فرمارہے تھے، اثنائے راہ میں آپ کو ایک غار ملا، آپ نے اس غار کو اپنا عبادت خانہ قرار دیا اور ایک مدت عبادت و ریاضت میں مصروف رہے ایک دن ناگاہ ندائے غیبی کان میں آئی، آپ نے سُنا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ اے طالب عرفان ذات بشارت ہو تجھ کو کہ اس معبود حقیقی نے تیرے اوپر اپنے رحم و کرم کے دروازے کھول دیئے، اور تجھ کو خاصانِ خدا میں سربلند فرمایا تیرے لئے سجورو زانل مختاری کل اور انحصار عالمین منتخب کیا تھا، وہ ودیعت فرمایا، اٹھ اور مدینہ منورہ جا کہ تیرے جدامجد سردار کونین، حبیب کبریا امام الحرمین صدر نشین بزم اسرا صلی اللہ علیہ وسلم منتظر ہیں۔ آپ یہ ندائے غیب سُن کے باغ باغ ہوگئے اور سجدۂ شکر بجالا کر قطع منازل کرکے مکہ معظمہ پہونچے۔ ۲۵۵ھ میں آپؒ نے پہلا حج ادا فرمایا، بعد ادائیگی حج بہ سمت مدینہ منورہ روانہ ہوگئے۔ جوں جوں دیار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوتے جاتے تھے، دل کی بیتابی بڑھتی جاتی تھی یہاں تک کہ وہ مقام آہی گیا جسے دل چاہتا تھا اور نگاہیں ڈھونڈھ رہی تھیں بھر کیا تھا آپ بصد ذوق و شوق مدینۃ الرسل میں داخل ہوئے اور گنبد خضرا میں باریاب ہوکر صلوٰۃ و سلام کی ڈالی پیش کی۔ مرقد مبارک سے آواز آئی السلام علیک یا ابنی اہلاً و سہلاً، مرحبا آپ نے مرقد پاک کو بوسہ دیا اور مزار فائض الانوار کے پائیں سے آنکھیں ملیں اور سات مرتبہ طواف کرکے درود خوانی میں مشغول ہوگئے، اچانک آپ پر کچھ غنودگی سی طاری ہوئی، اسی عالم میں آپ کو سردار دو عالم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت کے شرف سے مشرف فرماکر اسی شب کو عالمِ روحانی میں اپنی نسبت خاص یعنی سلسلۂ اویسیہ سے نوازا اور نعمات باطنی سے آپ کے قلب مطہر کو مالامال فرمایا اور جناب ولایت مآب امیر المومنین علی علیہ السلام کے سپرد فرماکر یہ ارشاد فرمایا کہ یہ جوان تمہاری نسل سے سعید ازلی ہے اللہ تعالےٰ نے روز میثاق سے اس کو مقام صمدیت محبوبیت عطا فرماکر مدار العالمین کیا ہے اس کو عرفان کے علوم کی تعلیم کرو چنانچہ علی علیہ السلام نے تمام علوم باطنی سے مالامال فرما دیا، اس کے بعد آپ مدینہ منورہ کچھ دن مقیم رہے، پھر واپس اپنے وطن شہر حلب آئے، ۲۵۷ھ میں حضرت شیخ ابو نصر عبدالوہاب

سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ انھوں نے حضرت خواجہ سلطان العارفین بایزید بسطامی عرف طیفور شامی رضی اللہ عنہ کے متعلق بہت کچھ بیان کیا، آپ نے ان کی زبانی بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام مبارک اور ان کے صفات سن کر دوبارہ حج کا ارادہ فرمایا، والدین سے اجازت حاصل کر کے ایک قافلہ کے ساتھ یروشلم یعنی بیت المقدس روانہ ہوگئے۔ وہاں پہونچ کر ایک پہاڑ پر بایزید بسطامی عرف طیفور شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے نہایت شفقت و مہربانی سے اپنے قریب آپ کو جگہ دی، آپ نے ارادہ بیعت کا ظاہر کیا حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے ۱۵ / شوال المکرم شب جمعہ بعد نماز مغرب سنہ ۲۵۱ھ میں آپ کو صحن بیت المقدس میں لیجا کر عہد سلسلہ لیا، آپ نے حسب حضرت خواجہ سلطان العارفین بایزید بسطامی عرف طیفور شامی رضی اللہ عنہ سے نسبت ظاہری حاصل کرلی، حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے کشف کے ذریعہ ملاحظہ فرمایا تو آپ کو ہر جہتی بلندیوں سے مرتب پایا بایں وجہ اسی وقت آپ کو خرقہ خلافت عطا کر کے حج بیت اللہ کی اجازت دی اور آپ کا سینہ اپنے سینے سے مس فرما کر دعا دی چنانچہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ ظاہری بیعت حاصل کر کے عازم حرمین کاظمین شریفین ہوئے وہاں پہونچکر مقیم ہوئے، زمانہ حج قریب تھا آپکو زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا بعد فراغت حج مدینہ منورہ پہونچکر دربار رسالت میں دوبارہ باریاب ہوکر صلوٰۃ وسلام کے بعد مشغول درود خوانی ہوئے، ایک رات نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عالم خواب میں ارشاد فرمایا اے لخت جگر ہندوستان جاؤ اور مخلوق خدا جو گمراہی وضلالت کے دھندلکے میں ہے اس کو ایمان اور عرفان کی روشنی میں بلاؤ، چنانچہ حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ حسب الحکم سرکار دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم عازم ہندوستان ہوئے قطع منازل بہ طے مراحل کر کے بصری تشریف لائے وہاں سے ایک جہاز پر سوار ہو کے بسمت ہندوستان روانہ ہوئے، جہاز پر آپ نے تبلیغ و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا لیکن وہ بدبخت جہاز پر سوار تھے آپ کے ساتھ گستاخیوں سے پیش آنے لگے، پروردگار عالم اپنے دوست کی جناب میں گستاخی برداشت نہیں فرماتا بایں وجہ وہ جہاز طوفان میں پھنس کے تباہی میں آیا اور وہ سب مردودان ازلی غرق بحر اجل ہوگئے، آپ ایک تختے پر بہتے بہتے قدرت خدا سے کنارے جا لگے، آپ نے زمین پر پہونچ کر نماز شکرانہ پڑھی اور ایک سمت روانہ ہوگئے اسی جگہ دو ابدال صحرائی سے ملاقات ہوئی، انھوں نے سرکار سرکاراں حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ

کو ہاتھوں ہاتھ ایک باغ جنت نشاں میں پہونچایا۔ وہاں ایک پیر مرد شکل نورانی نہایت بزرگ دکھلائی دیئے انھوں نے آپ کا نام لیکر سبقت سلام کی اور کہا: ۔" خواجہ انتظارت می کشد " آپ نے فرمایا آپ میرے نام کیا واقف ہیں پھر انھوں نے تبسم فرمایا اور کہا کہ آپ وہ شخص ہیں کہ آپ کے نام سے تمام عالم علوی و سفلی واقف ہیں اور اُن مرد بزرگ نے ایک جانب اشارہ کیا چنانچہ آپ اسی سمت روانہ ہوئے سامنے ایک مکان رفیع نظر آیا جس کے یکے بعد دیگرے سات دروازے تھے، اور ہر دروازے پر ایک مرد بزرگ صورت اسی طرح سے استادہ تھا اور ہر ایک اسی طور سے پیام و سلام کے ساتھ پیش آیا۔ الغرض ساتوں دروازے طے کرکے صحن میں پہونچے تو دیکھا کہ شہ نشین میں ایک تخت رفیع الشان پر حضرت سید الانام علیہ التحیۃ والسلام جلوہ فرما ہیں حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر بکمال آغوش شفقت میں جگہ دی، تھوڑے عرصہ میں ایک فرشتہ ایک ہاتھ میں طعام اور دوسرے ہاتھ میں لباس لئے ہوئے موجود ہوا حضور علیہ التحیۃ والسلام نے اپنے دست حق پرست سے لقمے کھلائے، جس کے سبب سے تمام حال از عرش تا ثریٰ منکشوف ہوگیا، اور ارشاد ہوا کہ اب تم کو احتیاج اکل و شرب کی نہ ہوگی، اور دستار و پیرہن ازار و نقاب مرحمت ہوا اور یہ ارشاد ہوا کہ یہ لباس تمہیں عمر بھر کفایت کریگا نہ کبھی میلا ہوگا نہ پورانا اور فرمایا کہ اے فرزند جو مرتبہ تجھے آج ملا ہے اولیاء اللہ کی صف میں کسی کو نہ حاصل ہوا ہے اور نہ ہوگا رب العالمین نے میری ذات پر تمام مراتب کا اختتام فرمایا ہے یہ دو مرتبے بھی میرے رحیم نے میرے ہی لئے رکھے تھے ایک شہادت اور دوسرا صمدیت، شہادت میں نے نور عینین لخت جگر حسنین کی طرف منتقل کردی، اور صمدیت تیری طرف اس لئے کہ مرتبہ صمدیت کو میں اختیار کرتا تو تبدیل لباس اور خورد و نوش ترک کرنا میری امت پر مسنون ہوجاتا، بایں وجہ میں نے اپنے نسل سے حسنین پاک اور تیری ذات کو ان مراتب کے لئے منتخب کیا پھر ایک دالان کی طرف اشارہ فرمایا اس دالان میں ایک تخت پر تکلف آراستہ تھا۔ ارشاد ہوا کہ آج سے تو مدار کل ہے اور تیری ذات پر تمام عالمین کے قیام کا انحصار ہے تو اس تخت کو اپنے قیام سے زینت دے کہ اس تخت کے حامل ملائکہ ہیں اور یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو پروردگار عالم نے عطا فرمایا تھا، تو اس تخت پر بیٹھ کر تمام عالم کی سیر کر، یہ حکم پاتے ہی حضرت سرکار سرکار(۱) سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ اس تخت پر جلوہ افروز ہوئے، یکایک دیکھا نہ وہ مکان ہے اور نہ سردار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔ البتہ وہ لباس جو عطا ہوا تھا زیب تن ہے اور تخت معلق ہوا میں اڑتا ہوا

(۱) نقل از کتاب سیر المدار صفحہ ۱۶۹۵

گرداں ہے آپ جس سمت قصد فرماتے تھے اسی سمت تخت جاتا تھا غرض اسی طرح آپ سیر و سیاحت فرماتے تھے
گجرات تشریف لائے جوں ہی آپ کا تخت سرزمین ہندوستان میں اترا دشت و جبل سے مرحبا مرحبا کی صدائیں الصلوٰۃ والسلام
کے ساتھ بلند ہونے لگیں آپ کی آمد کی خبر سُنکے حضرت محمد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ گجرات آکر عزت سرکار کاراں سیدنا
سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے، حضرت سید بدیع الدین قطب المدار
رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے نقاب چہرہ سے ہٹایا حضرت شیخ محمد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ مع حاضرین کے قدموں پر
گر پڑے اور اسی دن شیخ محمد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور حاضرین دربار نے آپ کے دست حق پرست پر عہد بیعت کیا۔
حضرت شیخ محمد لاہوری نے نسبت حاصل کر کے ہدایات مرشد سے مستفیض ہوئے، اور اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ میں
امسال حج کا ارادہ کر رہا تھا اسی اثناء میں آپ کا غلغلۂ کرامات سُن کر دل میں اشتیاق بیعت پیدا ہوا اور آپ کی آمد
کا شہرہ سُنکے دولت نسبت حاصل کرنے کے لئے چلا آیا جب آپ نے حج بیت اللہ کا ارادہ سُنا تو فرمایا کہ اے
محمد لاہوری تم گرد اگرد میرے سات مرتبہ طواف کرلو تمہارا حج ہو جائے گا، حکم مرشد کا سنتے ہی فوراً طواف میں مصروف
ہو گئے دیکھتے کیا ہیں کہ فی الواقع خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں اور بہت سے طواف میں مصروف ہیں جب یہ حج بیت اللہ
سے فارغ ہو گئے تھوڑی ہی دیر کے بعد دیکھا کہ حضرت عمدۃ الکاملین امام العالمین سید بدیع الدین قطب المدار
رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہیں اب بار بار یہ خیال آتا ہے کہ خدا جانے یہ حج ادا بھی ہوا نہیں، دوسرے
دن آپ نے محمد لاہوری کو قریب بلا کر ان کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا دیکھتے کیا ہیں کہ ملک حجاز میں موجود ہیں اور حضرت سید
بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کی آواز سُنی کہ فرماتے ہیں کہ جب تک موسم حج آئے وہیں رہو الغرض پانچ مہینے محمد
لاہوری مکہ معظمہ میں رہے جب حج سے فارغ ہو گئے اسی وقت دیکھا کہ اپنے سرکار کی خدمت بابرکت میں حاضر ہیں
آپ نے فرمایا کہ اے محمد لاہوری زیارت حرمین شریفین سے فرصت پائی یا ابھی نہیں تو کہا کہ حضور حج ادا ہو گیا اور
پانچ ماہ دربار میں حاضر رہا۔ اور ایک ہی لمحہ میں حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوں ۔ غرض حضرت شیخ محمد
لاہوری نے اپنی تمام عمر اپنے سرکار حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گذار دی ۔ اور ہمیشہ بذوق
شوق نہیں کرتے تھے ۔

منقبت

مرے شاد جب ہے کرم فگن تیرا درد ہے دل زار پر
ہیں تمام حسرتیں لُٹ گئیں پر ہیں تمام زخم بہار پر

رہیں زور پر میری الجھنیں مرا اضطراب سوار ہے
کبھی بھول کر بھی مرے شہا مرا دل نہ آئے قرار پہ

نہ یہ کیف سجدہ کبھی ہو کم نہ یہ ختم میری نماز ہو
اسے حشر بھی نہ اٹھا سکے جو ہو خم جبین دیار پر

میں اسی فروغ پہ مر مٹوں اسی شمعِ حسن پہ جان دوں
ہو نثار روح حزیں میری روح پاک قطب مدار پر

اسی درد میں مری موت ہے یہی درد ہے مری زندگی
مری اب حیات و ممات کا ہے مدار عشق مدار پر

مرے دین و دنیا کے کام سب ہیں انھیں کی ذات پر منحصر
ہے نیازؔ قبلہ مرا یہی ہے مدار مرا مدار پر

یہ سفر آپ کا ملک گجرات تک محدود رہا اور آپ بغرض حج پھر عرب تشریف لے گئے، اور زیارت حرمین شریفین سے فرصت کرکے ملک شام کی طرف عازم سفر ہوا۔

صاحب الکواکب الدراریہ فی تنویر مناقب المداریہ مطبوعہ حسینی پریس بمبئی (صفحہ ۱۴۸) سے منقول ہے کہ حضرت سرکار سرکاران امام العالمین سیدنا سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار رضی اللہ عنہ مسافت طے فرما رہے تھے ایک قریہ سے گذر کر ایک مقام پر قیام فرمایا بستی میں سے ایک عورت اور اس کا شوہر روتا ہوا حاضر خدمت ہوا اور وہ دونوں حضرت سے رو رو کر اپنی فریاد کرنے لگے کہ اے اللہ کے ولی میری مدد فرمایئے میرے گھر کا چراغ بجھ گیا ہے یعنی میرا جوان بیٹا مر چکا ہے بہر خدا مجھ پر رحم فرمایئے اور میرے لڑکے کو خالق برحق سے دوبارہ زندگی دلایئے اس لئے کہ آپ نے سیکڑوں مردہ دلوں کو حیات جاوید بخشی ہے، اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہ قدرت عطا فرمائی ہے آپ جو چاہیں تو اس کو دوبارہ زندگی مل جائے ان دونوں کی فریاد و بکا کو سن کر مجسمۂ خلق محمدی کو رحم آگیا آپ مہربانی اور شفقت سے پیش آئے تسلی اور تسکین کے الفاظ فرماتے ہوئے اس کے لڑکے کی قبر کی طرف روانہ ہوئے قبر پر جا پہونچے اور فرمایا قُم بِاِذنِ اللّٰہ قبر پھٹی اور اس سے ایک شخص کلمہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہوا اور کہا اے سیدی دنیا کی زندگی میں وہ خوبی نہیں ہے جو آخرۃ کی زندگی میں ہے۔ آپ مجھ کو اسی طرف واپس کر دیجئے دنیا میں میری کوئی ضرورت نہیں ہے آپ نے فرمایا دنیا کی زندگی پرہیزگاری اور نیکیوں کے ساتھ بہتر ہے اس موت سے کہ

س نیں کوئی عمل خیر نہ ہو، پھر اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے، آپ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بیعت لیا اور فرمایا جاؤ جا کر اپنے پروردگار عالم کو راضی کرو۔ وہ مرید صادق اپنے گھر پہونچا لیکن ...... فراق مرشد میں بیقرار رہتا تھا ہمیشہ بذوق وشوق یہی کہا کرتا تھا:-

منقبت!

آب حیات چاہئے ساغر کرم عیاں دیں ۔۔۔ ساقی ہوں میں فنا زدہ خنل بادہ خوار میں

آپ کے ہوتے غیر کو کیسے دکھاؤں زخم دل ۔۔۔ مانا بہت طبیب ہیں سخنہ روزگار میں

ڈر ہے کہیں لرز نہ جائے قلب مبارک آپ کا ۔۔۔ پنہاں ہے کائنات غم درد بھری پکار میں

آپ سے عرض کیا کروں جور وجفائے آسماں ۔۔۔ لٹ گیا میرا آشیاں مولا بھری بہار میں

اتنی ہے آرزوئے دل آنا ہی مقصد حیات ۔۔۔ مل جائے خاک بھی میری خاک در مدار میں

مرنے کے بعد بھی نیئر آئے مزا حیات کا ۔۔۔ نکلے جو روح مضطرب آرزوئے مدار میں (۱)

العرض حضرت سرکار سرکاراں سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ وہاں سے ممالک شام کے تمام انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزارات پر ہوتے ہوئے اپنے وطن عزیز سرزمین حلب میں جا پہونچے اور وہاں حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون و سید خواجہ ابوتراب فنصور و سید خواجہ ابوالحسن طیفور یہ ہر سہ برادران جو رشتہ میں آپ کے حقیقی پوتے ہوتے تھے، آپ نے اپنے دامن تربیت میں لے کر خرقہ ہائے خلافت عطا فرمائے اور ان کو ساتھ لے کر بغداد کی طرف کوچ فرمایا دن بدن خلفائے باوقار کی تعداد بڑھتی جاتی تھی ہر منزل پر راہ روان حق ملتے اور آپ کے فیوض وبرکات سے استفادہ حاصل کر کے آپ کے ساتھ ہو لیتے تھے، جب آپ بغداد پہونچ کر مقیم ہوئے تو حضرت بی بی نصیبہ ہمشیرۂ شیخ حضرت غوث صمدانی عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوئیں عرض کیا کہ یا حضرت مجھے پروردگار عالم نے کوئی اولاد نہیں عطا فرمائی میں نے اس امر کی درخواست جناب محبوب سبحانی عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ میں پیش کی تھی انھوں نے فرمایا تھا کہ تیری مراد ولی محتشم حضرت سرکار سرکاراں سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کی برکت دعا سے پوری ہوگی حضور دعا فرمائیں تو میرا دامن امید گل مراد سے اللہ تبارک تعالیٰ بھر دے آپ نے دعا کی اور یہ فرمایا کہ جا تجھ کو اللہ تعالیٰ یکے بعد دیگرے دو[۲]

فرزند عنایت فرمائے گا لیکن اقرار کر کہ بڑا بیٹا میرے لئے ہوگا اور چھوٹا تمہارا اور تمہیں اختیار ہے۔ بی بی نصیبہ نے اس بات کا عہد کیا کہ فرزند اوّل حضرت سیّد بدیع الدین قطب المدارؒ کی خدمت میں پیش کر دوں گی اور خوشی خوشی واپس ہوئیں آپ وہاں سے چل کر نجف اشرف پہونچے اور اپنے جدامجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت کی اور اسی جوار میں ایک پہاڑ پر آپ نے شغل حبس دم کا آغاز کیا اور پورے بارہ سال تک سجدے سے سر نہ اٹھایا بارھویں سال چلہ ختم کر کے پھر بغداد تشریف لائے۔ یہاں بی بی نصیبہ کے دو فرزند بڑے صاحبزادے کا نام سید محمدؒ اور چھوٹے صاحبزادے کا نام سیّد احمدؒ تھا پیدا ہو چکے تھے۔ آپ نے بی بی نصیبہؒ کو بلوا کر اپنی امانت طلب کی انھوں نے محلے کی عورتوں کے بہکانے سے کہا کہ آپ کے نام کا فرزند کچھ دن ہوئے کہ یکایک کوٹھے پر سے گر کے راہیٔ ملک عدم ہو گیا آپ نے ارشاد فرمایا کیا کہتی ہو" بی بی نصیبہ نے اپنے قول کی تکرار کی، آپ نے پھر فرمایا کیا کہتی ہو ہونے والی بات ہو ہی کے رہتی ہے بی بی نصیبہ نے وہی الفاظ پھر دوہرا دیئے اب آپ کو جلال آگیا تھا فرمایا جاؤ تمہارا قول تم کو مبارک، بی بی نصیبہ گھر پہونچ کر دیکھتی کیا ہیں کہ فی الواقعی بڑے صاحبزادے کوٹھے پر سے گر کے جان بحق تسلیم ہو گئے، یہ حال پُرملال بی بی موصوف نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور روتی پیٹتی ہوئی پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کے فریاد کرنے لگیں، ان کی حالت پر نور دیدۂ رحمۃ اللعالمین کو رحم آیا اور اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا اس لاشۂ بے جان کو ہمارے پاس لاؤ یہ سن کر لوگ دوڑے اور لاش کو اٹھا لائے آپ نے دعا کی اور فرمایا کہ اے جانمن جنتی اٹھو آپ کا حکم پاتے ہی سیّد محمد اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ و اشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ پڑھ کر لبیک یا سیدی لبیک کہتے ہوئے اٹھ بیٹھے اور اٹھ کر آپ کے گرداگرد طواف کرنے لگے، اسی وقت آپ نے سید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے حلقہ بیعت میں داخل فرمایا اور جمال الدین نام رکھا، اسی وجہ سے آپ کا پورا نام سیّد محمد خواجہ جمال الدینؒ مشہور ہوا۔ اور لقب جانمن جنتی جو بعد میں کثرت استعمال سے جمن جتی ہو گیا۔ دنیا میں آپ خواجہ جمال الدین جمن جتی کے نام سے مشہور ہیں آپ کے چھوٹے بھائی سیّد احمد اور میر شمس الدین حسن عربؒ و میر رکن الدین حسن عربؒ برادر زادگان محبوب سبحانی عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کی یہ اعجاز کرامت سن کر حاضر خدمت اقدس ہوئے شہنشاہ اولیاء کبار امام العالمین حضرت سیدنا سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ نے ان کو بھی دولت نسبت سے نوازا، سیّد احمد

کے لقب سے مشہور ہیں۔ فیض سرکاری سے آپکو یہ مرتبہ ملا تھا کہ آپ ایک آن میں ہزاروں کوس کی منزلیں
طے فرماتے تھے۔ بایں وجہ سید احمد بادیہ پا کہلائے، منقبت :-

ظلمت کا اس جہاں سے نام و نشاں مٹا دے — ہاں اے مدار اعظم اعجاز پھر دکھا دے
تشنہ لبی سے تیرے بندے تڑپ رہے ہیں — نہر لبن کے وارث جام بقا پلا دے
دنیا میں آج ہم کو مایوسیاں ہیں گھیرے — ہمت ذرا بڑھا دے ڈھارس ذرا بندھا دے
منزل ہے دور مولا گم ہو گئی ہیں راہیں — اے رہبر طریقت رستہ ہمیں بتا دے
دکھلا کے خواب ہی میں انوار صمدیت کے — ادہ حلب کسی دن قسمت مری جگا دے
مولا مری دعائیں خالی نہ جانے پائیں ! — اے دادرس خدارا چشم کرم اٹھا دے
پھیلا ہے کب سے دامن اس تجم بینوا کا — اے مصدر سخاوت شان سخا دکھا دے

(۲) الکواکب الدراریہ (صفحہ ۱۵۳) سے منقول ہے کہ حضرت مولانا غوث الاحباب شیخنا عبد القادر
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے ملاقات کی، حضرت سرکار سرکاراں سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ
نے آپ کے یہاں چند دن قیام فرمایا آپ نے حضرت عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو جیلان کے رہنے والوں کا
مقتدا پایا اور خلافت محمدیہ کا قائم کرنے والا اور دین کے زندہ کرنے میں مقدم اور ذی ہمت پایا مگر یہ کہ آپ مغلوب
الحال اللہ تعالیٰ کے اسمائے جلالیہ کے حضرت سرکار سرکاراں سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ ۔
حضرت محبوب سبحانی عبد القادر جیلانی رح پر اسمائے جمالیہ و رحمانیہ غالب ہوں اسی لئے عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
کی زبان سے بعض وقت جذبات میں یہ الفاظ نکلتے تھے " انا اللہ " اور بالکل آپ مغلوب الحال ہونے کی وجہ
سے بے خبر ہوتے تھے اور جیل کے رہنے والوں میں جس پر آپ غصہ ہوتے تھے تو فوراً عزرائیل علیہ السلام حاضر ہوتے
تھے اور جب گھر والوں پر غصہ ہوتے تھے تو ان کے اندر سوزش پیدا ہو جاتی تھی، جب سرکار سرکاران امام العالمین
سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ نے ان واقعات کو دیکھا تو اس حکمت سے جو آپ کو پروردگار عالم نے ترکیبیں
عنایت فرمائی تھیں ٹھنڈا فرمایا یعنی عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر اسمائے جمالیہ غالب فرماتے اور اسمائے جلالیہ
کے اثرات زائل فرماتے اور فرمایا سرکار مدار العالمین رض نے کہ اخی اور میرے نور بصر کہیں کو ٹنا چاہئے اپنے دادا

کے مقام کی طرف یعنی عادات کریمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا: و
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ - اہلِ طائف کے رہنے والوں نے آپ پر پتھر برسائے
آپ کے پائے مبارک اور پنڈلیوں سے خون بہایا جب بددین آپ پر حملہ آور ہوتے تو ملک الجبال اللہ تعالیٰ
سے اجازت لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا کہ پہاڑوں کو اکھاڑ کر ان پر پھینک دیں تاکہ ان کی آل
اور ان میں سے کوئی باقی نہ رہے حضور پرنور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ بارک وسلم نے ملک الجبال کو اس
قوم پر اذیت پہونچانے کی اجازت نہیں دی اور نہ اس کام پر راضی ہوئے۔ تم متحق ہو اس بات کے اور
اپنے جد مکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاداتِ کریمہ پر عمل کرو، امتِ محمدیہ آپ کی عنایتوں اور بھلائیوں
کی آپ سے امیدوار ہے اسی وقت سے حضرت عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اُن جلالیہ مقا
سے جمالیہ مقاموں کی طرف رغبت فرمائی۔

المختصر حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب زندہ شاہمدار رضی اللہ عنہ بغداد سے ان صاحبزادگان
ذوی الاقتدار خلفائے باوقار کو لے کر آپ سیر و سیاحت فرماتے اور بلاد و امصار قصبات و دیہات میں تبلیغ د
متین کرتے ہوئے بہ سمت ہندوستان روانہ ہوئے راہ میں صدہا کرامتیں ظہور میں آئیں جن کا لکھنا ناممکن
اس لئے کہ اس رسالے میں طول ہوگا انشاءاللہ تعالےٰ آئندہ سپرد قلم کرکے ہدیۂ ناظرین کروں گا آپ ہندوستا
پہونچکر اجمیر کے قریب بمقام تارہ گڑھ مقیم ہوئے جوں ہی یہ قافلہ منزل محبت کاروان جادۂ معرفت اعلا
کلمۃ الحق کرتا ہوا منزل تارہ گڑھ پر قیام پذیر ہوا، اس بستی میں ایک سنسنی خیز ہیجان پڑ گیا کل باشندے سراسیم
بدحواس ہوگئے، بدحواسی کا سبب یہ تھا کہ اس سے پہلے چند مسلمان جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہوئے اس سرزمین
شربت شہادت سے سیراب ہوکر حیاتِ ابدی حاصل کرچکے تھے، ان شہدائے عظام کی نعشیں مدتوں سے بے
کفن میدان جنگ میں پڑی تھیں ہر صبح و شام ان نعش ہائے شہیداں سے شور نعرۂ تکبیر بلند ہوتا تھا اس پر حو
نعرہ کی دہشت سے زمین کانپ اٹھتی تھی صغیر بچوں کے کلیجے پھٹ جاتے تھے عورتوں کے حمل ساقط ہو جاتے
غرض وہاں کی مخلوق حد درجہ کے عذاب میں مبتلا تھی سب نے بالاتفاق یہ مشورہ کیا کہ نو واردان کو یہاں ٹھہر
سے روک دیں کیونکہ پہلے آئے ہوئے لوگوں نے تو ہمارا آرام ختم کر دیا اب یہ کوئی تازہ بلا نہ نازل کر دیں،

...یہ مشورہ کر کے خدمت شہنشاہ عالم سردار اولیا حضرت سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ میں حاضر ہوئے اور
...نے لگے کہ آپ ہم پر مہربانی کر کے کہیں اور جا کر قیام کریں ہمیں ڈر ہے کہ آپ لوگ بھی کسی اور عذاب میں نہ مبتلا ہو جائیں
...حضرت نے ان کا حال پُرملال لفظ بلفظ سُنا، ارشاد فرمایا کہ جاؤ آج وہ آوازیں نہیں آئیں گی۔ آپ نے
...خلفائے با وقار کو جمع کر کے حکم دیا کہ اس نواح میں شہیدانِ راہِ حق کی نعشیں بے گور و کفن پڑی ہیں جاؤ اور انھیں
...دفن کر دو، خلفاء اس حکم کو سُنتے ہی میدان جنگ میں پہونچے اور شہداء کی نعشیں تلاش کر کے دفن کر دیں۔
...کے دفن ہوتے ہی وہ آوازیں موقوف ہو گئیں۔ اور وہاں کے باشندے سکون و اطمینان کے ساتھ
...رات بھر سوئے صبح کو سیکڑوں آدمی حاضر خدمت ہو کے مشرف با اسلام ہوئے آپ نے اسی جگہ بارہ سال
...عبادت و ریاضت فرمائی اس کے بعد آپ خلفائے ذوی الاقتدار کو مختلف مقامات پر چھوڑ کے بغرض زیارت
...حرمین شریفین پھر ملکِ حجاز روانہ ہوئے، اثنائے راہ میں عماد الملک بادشاہ قوم اجنہ سیر کرتا ہوا کسی مقام کو
...جا رہا تھا راہ میں دیکھا کہ ایک تخت ہوا میں معلق دور سے نمودار ہوا عماد الملک نے اپنے جلیسوں سے کہا دیکھنا
...تخت کس آب و تاب کا ہے کہ معلق ہوا میں آ رہا ہے اور کون شہنشاہ دو عالم اس پر سوار ہے جی چاہتا ہے
...اس تخت منور کو دیکھوں اور ان بزرگ کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو منور کروں۔ عماد الملک یہ تذکرہ ہی
...کر رہا تھا کہ تخت آپ کا قریب پہونچ گیا عماد الملک نے دیکھا کہ اس تخت پر ایک بزرگ فرشتہ خصلت تکیہ
...لگائے بیٹھے ہیں اور یادِ الٰہی میں مستغرق ہیں۔ عماد الملک نے عرض کیا مصرعہ :۔ شاہ چہ عجب گر بنوازند گدا را،
...حضرت منور نے کمال مرحمت و رافت سے جواب دیا وان کنتم تحبون الدنیا فتکونوا من الخاسرین ۔
...عماد الملک یہ سُن کر کانپ اُٹھا اور خوف الٰہی سے تھرّا گیا عرض کیا بیشک آپ ولی اللہ ہیں جو ارشاد فرمایا درست
...ہے، الا نفس کی شرارت سے مجبور ہوں خواہش نفسانی گھیرے ہوئے ہے آپ نے جواب دیا واللہ غالب
...علیٰ کل غالب عماد الملک نے عرض کیا کہ افسوس اب تک میں خواب غفلت میں مبتلا رہا اس وقت پھر آپ نے
...فرمایا ولا تقنطوا من رحمۃ اللہ فانہ الرحیم الرحمٰن خیر الغنیٰ غنی النفس وخیر
...الزاد التقویٰ ۔ عماد الملک نے اسی وقت اپنے جمیع تعلقات کو ترک کر کے اور اپنی بیٹی کو وارث تاج و
...تخت کر کے رخصت کر دیا، اور خود بہ نفس نفیس حضرت کی خدمت اقدس میں حاضر اور موجود رہا اور سلسلہ بیعت

ین داخل ہو کر سعادت اندوز دارین ہوا اور ہر وقت آستانۂ پاک پر رہنا اختیار کیا اور در دولت کو اپنا استقر
ٹھہرایا اور ہمیشہ در حجرہ سے آشنا رہا، یہ ایک عجیب عاشق صادق جمال باکمال تھا اور ہمیشہ عالم ذوق وشوق میں
یہی کہتا تھا: ـــــ

منقبت

نہ سریر اوج کی ہے ہوس نہ حریص تاج وقار ہوں ‎ ‎ مری ٹھوکروں میں جہان ہے میں غلام قطب المدار ہوں
اسی آستاں کی ہیں خاک ہوں اسی رہگزر کا غبار ہوں ‎ ‎ مرا قصہ قصۂ مختصر میں گدائے کوچۂ یار ہوں
مری بیکلی مری الجھنیں مری زندگی کا اساس ہیں ‎ ‎ کبھی بھول کر نہ خدا کرے میں شکار صبر و قرار ہوں
جو یہ اشک آنکھوں سے ہیں رواں ہیں لباس طرۂ گلستاں ‎ ‎ غم جاوداں کے طفیل سے میں قسیم رنگ بہار ہوں
غم دوری اب تو مرے شہا ہے وبال جان مرے لئے ‎ ‎ ہو جو مجھ پہ مہر کی اک نظر تو میں بحر ہجر سے پار ہوں
ہے یہ آرزو کہ نوازیئے مجھے اب حیات دوام سے ‎ ‎ کہ بقید ہستیٔ مختصر میں اسیر لیل و نہار ہوں
مجھے فرض سجدہ ہے اس جگہ مرا قبلہ ہے یہی آستاں ‎ ‎ یہی آرزوئے نیاز ہے اسی آستاں پہ نثار ہوں

چنانچہ آپ مکہ معظمہ پہونچے اور طواف کعبہ سے فراغت کر کے مدینہ منورہ پہونچ کر حاضر دربار نبوت ہو
مزار اقدس کو بوسہ دیکے مصروف درود خوانی ہو گئے، اسی رات کو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ
ارشاد فرمایا کہ جاؤ ہند میں اطراف قنوج میں ایک تالاب ہے جس تالاب سے یا عزیز و کی پیہم آواز آتی ہے
اس مقام کو اپنا جائے مسکن و مدفن قرار دو یہ حکم سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سن کے آپ نے عرض
کہ اے جدامجد آپ نے خواجہ معین الدین چشتی کو بادشاہ ہند قرار دے کر اجمیر میں مقیم فرمایا تو کیا مجھ کو ان
ماتحتی میں مقرر فرما رہے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ نہیں وہ بادشاہ ہند ہیں اور تیری حکومت تمام ارض وسماوات پر
عنایت رب العالمین سے میں رحمت اللعالمین ہوں اور تو مدار العالمین ہے، تیری ہستی کائنات
شمس الافلاک ہے اور تیری ذات پر کارخانۂ قدرت کا دار و مدار ہے اسی وجہ سے آپ نے بارہا انا شمس ال
کر کے اپنا تعارف فرمایا غرض آپ نے حسب الحکم رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم پھر سرزمین ہندوستان کی طرف
رجعت فرمائی اور اجمیر پہونچ کر کولا پہاڑی پر چلہ نشین ہو گئے، حضرت خواجہ معین الدین چشتی حسن سنجری
اجمیر میں رونق افروز تھے ان پر جو واقعات دربار نبوی میں حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار

پر گزرے منکشف ہو چکے تھے، جوں ہی حضرت سرکار کالپی قطب المدار رضی اللہ عنہ کالپی پہنچے مقیم ہوئے جناب خواجہ معین الدین چشتی ہند الولی سنجری رحمۃ اللہ علیہ بغرض ملاقات تشریف لے گئے اور زیارت آنحضرت سے مستفیض ہوئے آپ کا فرمان ہے کہ یا اللہ! شاہ اللہ سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ کے چہرۂ اقدس پر سات نقاب پڑے رہتے تھے جب کبھی ایک دو نقاب اُٹھ جاتے تھے تو مخلوق خدا سجدے میں گرنے لگتی تھی، جس طرح آدم علیہ السلام مسجود الملائک گذرے اسی طرح آپ مسجود الخلائق ہوئے اس قدر تجلی روئے مبارک کا یہ سبب تھا کہ حضرت رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مقدس عالم رویا میں آپ کے چہرہ پر مَس فرمادیا تھا، اس لمس دست مبارک کی برکت سے آپ کا چہرۂ اقدس مرکز تجلیات پروردگارِ عالم بن گیا تھا۔ پھر کیوں نہ مخلوق خدا سجدے میں گرتی، القصہ کوکلا پہاڑی پر آپ اپنا معینہ چلّہ تمام کر کے روانہ ہوئے۔ مختلف مقامات پر ہوتے ہوئے آپ نے نواح کالپی میں جاکر قیام کیا جب آپ کا ورود مسعود ارض کالپی پر ہوا اس وقت تادر شاہی حکومت اپنے جاہ وجلال پر تھی قادر شاہ کالپی کا مشہور فرماں روا تھا اور جناب سراج الدین کی خدمت کیا کرتا تھا جب حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کی تشریف آوری کا شہرہ اس نے سُنا تو اس کے دل میں شوق قدم بوسی پیدا ہوا اس نے اپنے پیر سراج الدین سے اجازت چاہی، ولی موصوف نے اس کو منع کر دیا اس لئے کہ وہ ولی تھے اور مرتبہ مدار العالمین کو اچھی طرح جانتے تھے بادشاہ کی افتاد مزاج کو بھی بخوبی پہچانتے تھے ان کو خوف تھا کہ خدانخواستہ یہ ان کی خدمت بابرکت میں جاکر کوئی گستاخی کر بیٹھے اور قہر قطب المدار سبب تباہی ملک وحکومت نہ ہو جائے لیکن جو ہونے والی بات ہوتی ہے ہو ہی کے رہتی ہے قادر شاہ اپنے پیر سے چھپ کر شہر سے باہر نکلا اور بارگاہِ قطب المدار کی طرف چل دیا، حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کا طریق قیام یہ تھا کہ جس جگہ آپ مقام فرماتے تھے آپ کے خلفائے معظم فوراً ایک حجرۂ گلی تعمیر کر دیتے تھے آپ اس میں جلوہ افروز ہو کے پروردگار عالم کی عبادت میں مصروف ہو جاتے تھے، الغرض قادر شاہ اسپ باد رفتار اڑاتا ہوا در حجرہ تک پہونچ گیا، عماد الملک پاسبان در قطب المدار رضی اللہ عنہ نے اندر جانے سے روکا اور فرمایا کہ یہ وقت جلال ہے اس وقت کسی کی مجال نہیں جو سرکار میں باریاب ہو سکے زوال آفتاب کے بعد آنا تو تم کو زیارت قطب المدار رضی اللہ عنہ ہوگی قادر شاہ نے عماد الملک کے فرمان کو یاد ہوائی سمجھ کر گھوڑا اپنا قریب دیوار حجرہ تک پہونچا دیا اس کا ارادہ تھا کہ دیوار سے جھانک

کرزیارت قطب المدار رضؓ کریں کہ خود بخود دیوار حجرہ بلند ہوگئی اس نے جھلا کر فیل دکھنی کو طلب کیا اس پر بیٹھ کر جھانکنا چاہا کہ حجرے کی دیواریں اور بلند ہوگئیں، یکایک اس کے بدن میں سوزش پیدا ہوئی اور وہ بے قرار ہو کر مکان لوٹ گیا گھر پہونچتے پہونچتے اس کے تمام جسم پر آبلے پڑگئے ہزار تدبیر علاج ہوتی تھی لیکن حرارت سوزو التہاب لحہ بلحہ تیز ہوتی جاتی تھی، حضرت سراج الدین نے جب یہ حال دیکھا تو اُن آبلوں کو چاٹنے لگے جہاں جہاں آپ کی زبان لگتی تھی، جلن موقوف ہوتی جاتی تھی لیکن آپ جب دوسری طرف چاٹنے کے لئے متوجہ ہوتے تھے، تو حرارت پھر عود کر آتی تھی، اس طرح آپ کی سعی بالکل بے سود ثابت ہوتی تھی، سراج الدین نے اپنے ایک مرید خاص کو بلایا اور قادر شاہ کو ہاتھوں ہاتھ اٹھوا کر کاشانۂ جناب قطب المدار رضؓ پر لائے اور عماد الملک سے درخواست کی کہ وہ حضرت کی خدمت میں اس بندۂ ناچیز کی سفارش کریں عماد الملک کو ان کے حال پر رحم آگیا انھوں نے خدمت میں باریاب ہو کے کیفیت قادر شاہ اور سراج الدین کی درخواست عرض کر دی سرکار مدار العالمین نے سُنا اور سُن کر فرمایا " سراج الدین چراغ سوخت " آپ کے یہ فرماتے ہی سراج الدین کا بھی وہی حال ہوا جو قادر شاہ کا تھا تھوڑی دیر میں دونوں پیر و مرید جل بھن کر سوخت ہوگئے اور ان دونوں کے مزار کالپی میں واقع ہیں آپ وہاں سے سفر کرکے جونپور پہنچے جون پور میں اس وقت شرقی حکومت کے آخری بادشاہ ابراہیم شرقی کی حکومت تھی جوں ہی آپ جونپور میں تشریف فرما ہوئے ابراہیم شرقی آپ کی آمد آمد کا شہرہ سن کے باادب حاضر آستانہ ہو کر بہ ہزار حسن عقیدت قدم بوس ہوا آپ نے اپنے التفات کریمانہ سے اس کو سرفراز فرمایا اور مدتوں سرزمین جون پور آپ کے قدوم میمنت لزوم کی برکت سے انوار و تجلیات کا مسکن رہی اور اس عرصۂ قیام میں متعدد حضرات حاضر ہو کر فیض روحانی سے مستفیض ہوئے ان میں قابل ذکر ضروری قاضی شہاب الدینؒ و میر حسین معز بلخیؒ ہیں۔ میر حسین معز بلخی صوبۂ بہار سے تشریف لائے اور حوالی حجرۂ مبارک شامل زمرۂ حاجت مندان میں ہوئے اندر حجرے سے آواز آئی کہ بیا " حسین " اس نام کے لوگ اور بھی موجود تھے سب نے اس خطاب کو اپنی طرف سمجھا اور ارادہ حاضری کا کیا، ارشاد ہوا کہ حسین معز آوے تو ارشاد ہوا قریب آؤ اور قریب آئے پھر حکم ہوا اور قریب آؤ اسوقت انھوں نے یہ شعر پڑھا ؎

اگر یک سر موئے برتر پرم ——— فروغ تجلّی بسوزد پرم،

آپ نے فرمایا کہ توسمندر توحید ہے اور قریب آ جب وہ آگے بڑھے اور حضور کے چہرۂ اقدس پر نظر پڑی تو

کہ میگوید کہ حق صورت نہ بندد ؎ من اینک دیدہ ام ذات معبود سے اور بے اختیار سر بسجود ہوئے جب افاقہ ہوا آپ نے اُن سے کتاب عوارف المعارف جو تصنیف شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی ہے طلب فرمائی، فرمایا تھا وہ اوراق جنھیں حضرت شرف الدین یحییٰ منیریؒ نے اقتباس کرکے میر حسین معز بلخی سے ارشاد فرمایا تھا کہ ان کا پڑھانا علامہ حلبی امام العالمین سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کی ذات پر منحصر ہے کہ وہ ورثہ دار اہلِ بیت وساکن مدینۃ العلم باب علوم اولین آخرین بتوجہ مہدی دین ہیں۔ نکال کر تعلیم فرمائے اس سے حسین معز کی اور ہی حالت اور کیفیت ہوگئی۔

منقبت :-

روضے سے تمہارے قطب جہاں جسکو بھی تقرب حاصل ہے — وہ خاک بسر ہے عرش نشین وہ عبد خدا سے واصل ہے
گردن بھی جھکا نا کفر جہاں وہ اہل خرد کا رستہ ہے — ایمان جہاں سجدے کرتا وہ جاذب جنوں کی منزل ہے
ہے روضۂ عالی پیش نظر ہوتی ہیں تصور میں باتیں! — جلوؤں سے مدار اعظم کے آباد ہماری محفل ہے
پاتا ہے حیاتِ ابدی وہ جو دل سے کسی پر مٹتا ہے — ہے ڈوبتی آکر ناؤ جہاں وہ جاذب طلب کا ساحل ہے
از راہ عنایت آپ اگر چاہیں تو توجہ فرمائیں — یہ غم کا ستایا دل تو مرا سرکار نہیں اس قابل ہے
یہ عشق مدار عالم ہے مرے دل ناداں ہوش میں آ — آساں ہے محبت کر لینا عرفان محبت مشکل ہے
اب لاج فغاں بیکس کی سرکار تمہیں کو رکھنا ہے — پھر آنکھوں میں مچلے ہیں آنسو فریاد پہ دل پھر مائل ہے
اک میں ہی نیاز زار نہیں اس در پہ ہوں دامن پھیلائے — دنیا کو ہے ملتی بھیک یہاں ہر ایک یہاں کا سائل ہے

المختصر قاضی شہاب الدین جو قاضی شہر تھے ان کو حضرت سرکار سرکاران قطب المدار رضی اللہ عنہ سے کچھ زیادہ عقیدت نہیں تھی البتہ بادشاہ ابراہیم شرقی کے ساتھ دو چار مرتبہ رسمی طور پر حاضر خدمت ہوئے تھے، قضا کارے قاضی موصوف کے غلام اور ایک اجنبی شخص کے مابین کچھ تکرار ہوئی، غلام نے غصے میں اُس اجنبی شخص کے سر پر زور سے ایک چھڑی مار دی اس لکڑی کی ضرب سے اجنبی کی روح پرواز کر گئی ابراہیم شرقی عادل و منصف بادشاہ تھا اس کی نگاہ میں عدل کے سامنے امیر وغریب دونوں یکساں تھے قاضی صاحب کو یہ خطرہ لاحق ہوا کہ اس مسافر کے خون کے جرم میں غلام کو سولی ضرور ہوگی اور کچھ عجیب نہیں کہ عتاب شاہی کی زد میں خود بھی آجاؤں شہاب الدین نے اس امر کی درخواست دربار قطب المدار رضی اللہ عنہ میں پیش کی ارشاد ہوا کہ اے قاضی جو کچھ تو

چاہے گا وہی ہوگا۔ المختصر وہ نعش اٹھا کر شاہی دربار میں پہونچائی گئی اور بادشاہ نے قاضی صاحب سے استفسار حال کیا قاضی شہاب الدین نے عرض کیا کہ عالیجاہ میرے غلام نے جسے ہلاک کیا ہے وہ ایک سگ درندہ تھا جونہی اس نعش سے کپڑا ہٹایا گیا تو دیکھا بجائے اس شخص کی میت کے سگ مردہ ہے قاضی شہاب الدین نے خوشی خوشی دربار ابن رحمۃ اللعالمین میں باریاب ہوکر قدم بوس ہوئے حضرت سرکار سرکاراں سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ نے ان کو بھی خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا بعد ایک عرصہ دراز کے آپ جونپور سے کوچ فرماکر دیگر مقامات گھاٹم پور، کنتور وغیرہ ہوتے ہوئے لکھنؤ رونق افروز ہوئے یہاں آپ کے تصرف سے شاہ مینا کا قطب شہر کے عہدے پر تقرر ہوا، آپ نے اپنی جانماز عنایت فرمائی اور ارشاد ہوا کہ اس سجادے کی برکت سے تمہارے فقر کی منزلیں انشاء اللہ جلد سے جلد طے ہوجائیں گی، وہاں سے کوچ فرماکر آپ نواح قنوج میں پہنچے، اور مخدوم اخی جمشید رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے ملاقات کی، مخدوم صاحب نے ایک کٹورہ پانی آپ کے سامنے پیش کیا اس میں آپ نے ایک گلاب کا پھول چھوڑ دیا گویا اخی جمشید رحمۃ اللہ علیہ کے سوال کا جواب تھا۔ ان دونوں بزرگان دین کے سوال و جواب کے معنی یہ تھے کہ حضرت مخدوم نے ایک پیالہ پانی پیش کرکے یہ ظاہر فرمایا تھا کہ اس دنیا کو میں بقدر ایک ساغر آب سمجھتا ہوں جب چاہوں پی لوں، حضرت سرکار سرکاراں امام العالمین تاجدار اولیاء سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ نے جواب میں یہ منشاء ظاہر فرمایا تھا کہ میں اس دریائے ہستی میں مثل گلاب کے ہوں میں چاہے جتنے ہی دن رہوں میرے رنگ و بو میں فرق نہیں آئے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ ان دونوں بزرگان دین کے رمز کو اللہ بہتر جانتا ہے، غرض وہاں سے آپ چل کر اس جگہ پہونچے جس جگہ کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی آخری آرام گاہ کے لئے منتخب فرمایا تھا، جس جگہ حضرت کا مزار اقدس ہے۔ جس وقت آپ نے تحت تالاب سے یا عزیز و کی صدائے دلفریب سنی وہیں مقام کرکے مریدان باوقار سے ارشاد فرمایا کہ یہ جگہ میری جائے مدفن ہے تم لوگ اطراف و جوانب میں پھیل جاؤ اور تبلیغ دین متین کرو، ما بعد اُسکے آپ بدستور اپنا حجرہ تعمیر کرا کے مقیم ہوگئے، جس جگہ اب مکن پور آباد ہے اس وقت وہاں پر جنگل تھا اور اس جنگل میں ہزار ہا جوگی اور لاکھوں جنگلی اقوام کے افراد آباد تھے آپ کے ہمراہ چودہ سو بیالیس ۱۴۴۲ خلفاء و مریدین کی تعداد تھی ان کو کھانے پینے کی ضرورت کے لئے کچھ نہ کچھ انتظام کرنا پڑتا تھا، حضرت خواجہ جانمن جنتی مداری رحمۃ اللہ علیہ کھانا

نے کی غرض سے آگ لینے کے لئے ایک گروہ غول بیابانی میں پہونچے اور فرمایا کہ تھوڑی آگ دیدو وہ بدبخت سب کے سب آدم خوار تھے آپ کو تنہا پاکر تکا بوٹی کرکے کھا گئے جب دیر ہوئی اور خواجہ جمال الدین جانمن جنتی واپس نہ ہوئے سب کو تشویش ہوئی اس امر کی اطلاع بالاتفاق سب نے حضرت امام العالمین سیدنا بدیع الدین قطب المدار قدس سرہ کی خدمت میں کردی، آپ یہ خبر سُن کر اپنے مقام سے اُٹھے اور اس غول بیابانی میں جا پہونچے اور فرمایا کہ اس طرف جو ایک آدمی آیا تھا وہ کہاں ہے انھوں نے ایک ساتھ جواب دیا ہم نہیں جانتے کہاں ہے آپ نے آواز دی کہ جانمن کہاں ہو جلد جواب دو آپ کی آواز کے جواب میں ہر ایک کے جسم سے صدائے دلفریب آئی کہ آقائے محتشم مجھے تو یہ سب ٹکڑے کرکے کھا گئے ہیں ہر ایک کے جسم نجس میں ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے آپ کو سب اجسام سے نکال کے ایک کے وجود میں مجتمع کرو، اور مابعد اس کے ظاہر ہو جاؤ یہ حکم پاتے ہی خواجہ جمال الدین جانمن جنتی سب بدبختوں کے جسموں سے نکل کر ایک شخص کے قالب میں جمع ہوئے اور اپنے آپ کو جلد اُس تن ناپاک سے علیحدہ کیا یہ واقعہ دیکھ کر وہ کفار آمادۂ جنگ ہوئے یہ مجاہدانِ حق پرست بڑھے اور بڑھ کر اُن بدنصیبوں کا صفایا کردیا۔ انھیں میں سے ایک شخص بچا کہ جس کا نام مکھنا دیو تھا وہ سرکار سے طالب امان ہوا آپ نے اس کو معاف فرما کر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تعلیم فرمایا اس نے صدق دل سے کلمہ پڑھا اور اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے خدمت سرکار میں وقف کردیا ۔

روایت ہے کہ حضرت شاہ بھیکا حسب الحکم اپنے پیرو مرشد حضرت سرکار سرکاران سیدنا مولینا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کے بغرض تبلیغ اسلام ہمراہ حضرت شہاب الدین پرکالۂ آتش کے شہر قنوج تشریف لے گئے اور اعلاء کلمۃ الحق شروع کیا شہر قنوج میں طاعون اور ہیضہ کی وبا پھیلی ہوئی تھی اور آدمی کثرت سے مر رہے تھے اکابرین شہر جمع ہو کر شاہ بھیکا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ دعا کیجئے کہ ہمارے سر سے یہ بلائے آسمانی ٹل جائے آپ نے فرمایا تم سب اللہ پر ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمہاری مصیبت کو ٹال دیگا۔ انھوں نے کہا اگر ہماری بستی سے یہ وبا ٹل جائیگی تو ہم سب کے سب ایمان لے آئیں گے آپ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا ان سب نے شرط کی کہ کل شام تک ہمارے شہر کا کوئی آدمی نہ مرا تو ہم اپنا وعدہ پورا کریں گے، آپ نے فرمایا یہ شرط مجھے منظور ہے قدرت خدا سے اس وقت سے لے کر دوسرے دن کی شام تک جس بستی میں سیکڑوں آدمی روزانہ مر رہے تھے ایک بھی لقمۂ اجل نہ ہوا یہ کرامت دیکھ کر سیکڑوں کی تعداد میں مشرف با اسلام ہوئے اور آپ شہر قنوج میں اللہ تبارک تعالیٰ کی وحدانیت کا سکہ جما کے اپنے سرکار کی خدمت اقدس

میں واپس آئے، آپ مکن پور ہی میں دریائے ایس کے کنارے آپ کا مزار مقدس ہے انہیں کو شاہ بھیکا کہتے ہیں ایسے ہی فیوضات دنیا کو خلفائے حضرت سرکار سرکاراں سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ سے پہونچے، **نوٹ** :۔ میں یہاں پر یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ناظرین پر یہ واضح کر دیا جائے کہ حضرت سیدنا بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کے کل مریدین و خلفائے معظم کی تعداد کتب ہائے معتبرہ اور اقوال صادقہ سے مسلم الثبوت ہے کہ آپ کے خلفاء و مریدین چھ ہزار چھ سو[٦٦٦٦] چھیاسٹھ تھے، اور چودہ سو بیالیس[١٤٤٢] خلیفہ و مریدین آپ کے ہمراہ رہتے تھے، جن میں سے بہت سے خلفاء کے مزارات مکن پور شریف ہی میں واقع ہیں اور باقی خلفائے معظم اطراف و جوانب ہندوستان میں پسندیدہ مقاموں پر بہ حکم حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رض مقیم ہوئے ۔

تبرکات حضرت سرکار سرکاراں سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ قصیدہ

عنقائے وقت خویشم ہر سو نمی پرم !
عقبیٰ نمی فروشم دنیا نمی خرم
منت خدائے را کہ پئے دانۂ طمع
خاکِ کس نبردہ ام و ہم نمی پرم !
گر بگذرد بخاطر من آنکہ دیگرے
روزی کہ کمتر است ازان روز خوشترم
زال جہاں بفرض اگر حور عین شود
گر چشم پر گہر بود در روئے پردرم
مستغنیم ز کسوت بر حسب خسروی
تابوت لوح خشت مزار است افسرم
ذات ہلال چیست در آئینہ سپہر
کم باشد التفات بصید و حقرم

قاف قناعت است مقرر مقررم
شکر خدا کہ غیبت چو ارباب حرص آز
بربام ہیچ کس نہ نشستہ کبوترم
نابود و بود ہر دو جہاں پیش من یکے است
روزی رساں بغیر خدا ہست کافرم
تحصیل جاہل است دیدن بہر طرف
ہرگز بسوئے پئے مہر سرگرم
بہر قبول بندگی ہیچو خود کسے
تا کہنہ دلق فقر و فنا ہست در برم
باشد کلاہ فقر بہ از تاج خسروی
طاؤس اوج قدسیم در من نشکرم
ہر سو ہزار فوج دعا میکنم رواں

ہر سو برائے جیفہ دنیا نمی دوم !
گاہے ہوائے بادہ و گہہ فکر ساغرم
قرب دو قرن شد کہ دریں عالمم ہنوز
از بس کہ لاابالی و رند قلندرم !
خلق از وفور نعمت دنیا خوش اند و من
در جستجوئے روزی و رزق مقررم
بر کندہ باد دیدہ و برگشتہ باد روئے
طوق بلا بگردن این چرخ چنبرم
از مفرش حریر چہ حاصل کہ بعد مرگ
گنج قناعت است چو سد سکندرم
مرغ جہاں محقر من شاہ باز عشق !
سلطانِ ملک فقرم فقر است لشکرم

نبود مرا بہ اہلِ جہاں ہیچ نسبتے !
ایشاں ز جنس دیگر و من نوع دیگرم
من فوق زمانم و ایں خلق مردہ دل
ہستند زندہ از نفس روح پرورم
معجز بود کلام بلاغت نظام من !
نسبت بشاعران جہاں من مسیحم
چوں شاعرانِ دہر تہی کیسہ نیستم
در نظم و نثر معنی گوہر تونگرم !
در جستجوئے گوہر تحقیق دم بدم
گرداب دار سر بگریباں فرو برم
آرم بکف جواہر تحقیق چوں صدف
ہر گہہ کہ در محیط فنا غوطہ می خورم
زیں شد سفینۂ بحر فنا دار در جہاں
دل مخزن خزائن معنی است در برم
جانم فدائے صحبت قدس است [illegible]
در شہر بند عرصۂ گیتی محقرم
خواہم بسوئے مقصد اعلیٰ پرم ولے
آلودہ آب گل است کہ در خاکداں بدم
در کعبتین چرخ جو نقش مراد نیست
ماندم دریں بساط گرفتار و ششدرم
گر کلبہ ام تہی ست ز اسباب دنیوی
باشد متابعت بہ امور مغیرم !
من پیرو محمدؐ و آلِ محمدؐ ام
باشد بفقر و فاقہ چو ایشاں مفاخرم
بعد از نبی امام بہ حق غیر بوتراب
گر بگذرد بخاطر من خاک بر سرم
پاک است اعتقاد بہ شاہ نجف مرا
یعنی بسان دُر نجف پاک گوہرم
تا من حدیث لحمک لحمی شنیدہ ام
از جاں محب احمدؐ و مولائے حیدرمؑ
ملعون بود مخالفِ سلطانِ اولیاء
گر فی المثل پدر بود و یا برادرم
کُشتم نہالِ مہر علی در ضمیر دل !
دارم امید ہم کہ ازیں کشت برخورم
روز جزا کہ خلق ہمہ العطش زنند
دارم اُمید لطف ز ساقی کوثرم
از ہیچ یار روز جزا نیست یاورے
باشد علیؓ و آل نبی یار و یاورم
باشد در مدینہ علیؓ شوہر بتولؓ
شکر خدا کہ من ز غلامانِ حیدرم
مدح امیر نخل بود در مذاق جاں
خوشتر ہزار مرتبہ از شہد شکرم
گر من محب حیدرِ خیبر کشا ستم !
کمتر ہزار بار غلامان قنبرم
ادواج کائنات چو اوراق آسماں
ملوست از مناقب شبیر و شبرم
در پیروی ہادی دیں شاہ عابدیں
در ملت محمدؐ و در دین جعفرم
دی خلق موسیٰ کاظم کہ از کرم
باشد بسوئے روضۂ فردوس رہبرم
شاہ رضا کہ قبلۂ ارباب حاجت است
شد طواف در گہہ او حج اکبرم !
غیر از نقی بداں و بغیر از نقی مخواں
مانع ز کفر و حامی شرع مطہرم !
ستم بجاں ز حل غلامان عسکری
منت خدائے را کہ ازاں جہل عسکری
خواہم ظہور مہدی آخر زماں ولے
اں بیشتر کہ رخت بقا زیں جہاں برم
یا رب بود بہ حشر بدیعؓ باآں گروہ
تا شور و شر بسر نہ رود روز محشرم

المختصر حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ بیس سال چھ ماہ چار دن بمقام مکن پور قیام فرما

فرما رہے، اس عرصۂ قیام میں ہزاروں سادھوں جوگی آپ کے پاس بغرض بحث و مباحثہ آئے اور آپ کی عبادت و ... کے قائل ہو کر مشرف با اسلام ہوئے چند دن آپ کی تربیت روحانی سے فیوض حاصل کر کے مختلف مقامات پہ پہنچ ... تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہو گئے۔

غرض وہ زمانہ قریب آیا کہ جب آپ اس جہان فانی کو ظاہری طور پر ترک فرما کے اپنے معبود حقیقی سے و... قطعی حاصل کریں چنانچہ آپ نے اپنے تمام خلفاء و مریدین کو جمع فرما کر مختصر سا خطبہ ارشاد فرمایا۔ بعد حمد باری تعالیٰ نعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کہ میرا الحمدللہ پیمانۂ عمر لبریز ہوا، اور میں اپنے رحیم و کریم قادر مطلق کے د... میں حاضر ہونیوالا ہوں تم لوگ جوانب ہندوستان میں مختلف مقامات پر مقیم ہو کر تبلیغ دین متین کرو۔[1] اس کے بع... حضرت خواجہ ابو محمد ارغون رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے روبرو مسند جانشینی پر بٹھایا۔ اور اپنے سر اقدس سے دستار یعنی صافہ اتار... حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون کے سر مبارک پر رکھ کر اپنا جانشین بنا دیا اور فرمایا کہ اب میرا دنیا سے رخصت ہونے کا ... قریب آگیا ہے، میں نے خود اپنے سامنے اس کو اپنا جانشین مقرر کر دیا ہے تاکہ میرے بعد کسی کو جھگڑا کرنے کا مجاز نہ ... اور ارشاد فرمایا تمام حاضرین مجلس سے کہ جو کوئی مشکل پیش آئے تو ان کی طرف رجوع کرنا۔[2] باقی میری روح جس طرح اب تم لوگوں کی باطنی پرورش کرتی ہے انشاء اللہ وصال کے بعد بھی اسی طرح کرتی رہے گی، اس کے بعد ... نے فرمایا کہ میرے جنازے کی نماز مولانا حسام الدین سلامتی پڑھائیں گے یہ اس وقت موجود نہ تھے جونپور میں تھے ... یکایک ان کو حضرت کے وصال کا حال ۱۷ جمادی الاول ۸۳۸ھ کو معلوم ہوا اور وہ وہاں سے چل دیئے، یہاں حضر... سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ نے حجرے کا دروازہ بند کر لیا، مولانا حسام الدین سلامتی رحمۃ اللہ علیہ جو... حاضر دربار ہوئے دیکھا کہ دروازہ حجرہ کا بند ہے انہوں نے دستک دی دروازہ کھل گیا دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت امام العا... سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ نہلائے اور کفنائے ہوئے موجود ہیں معلوم ہوا کہ یہ کام مردانِ غیب ک... تھا، اس کے بعد تمام خدام اور خلفائے معظم اور چہار اطراف سے جو لوگ حضرت کے وصال کی خبر سنکے آئے تھے ... اٹھایا اور مخصوص جگہ رکھ کر مولانا حسام الدین سلامتی نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد وہ جسدِ اطہر کہ جو تمام عمر اسلام... خدمت میں ہر پہلو سے کوشاں رہا تھا، جس پر کبھی نہیں بیٹھتی تھی جس کا کپڑا میلا پرانا نہیں ہوتا تھا جو دنیا میں روزہ دار ... تھا، جس کا چہرہ مرکز تجلیات پروردگار عالم بن گیا تھا دفن کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

[1] ماخوذ از کتاب انیس الابرار فی حیات قطب المدار صفحہ ۴۰ سطر ۱۱ مرآۃ الانساب صفحہ ... ذوالفقار بدیع صفحہ ...

قصیدہ در توصیف سرکار سرکاراں امام العالمین سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مصنفہ شاہ عبد الرزاق صاحب صاحبزادہ حضرت محبوب سبحانی عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

اے جگر گوشہ محمد ﷺ اے حبیب کردگار — اے گل گلزار حسینؓ ہم چوں امیر شہسوار
اے چراغ دین احمد ﷺ ہم شبستان بہار — عاشق معشوق مطلق محرم پروردگار

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدین مدار

قرۃ العین محمد ﷺ اے جگر گوشہ علیؓ — یک نظر فرما برائے مصطفےٰ خیر النبی ﷺ
رونق باغ ولایت محرم راز خفی — اے امیر تاج الوری فیض بخش معنوی

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدین مدار

واقف علم لدنی اے شہ قطب المدار — محرم سر حقیقت کے بادشاہ نامدار
گوہر مقصود عالم مظہر پروردگار — تاج شاہ دین محمد ﷺ اعظم صد افتخار

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدین مدار

اے سرور جملہ عالم حامی تاج ولا — مقتدائے اہل عرفاں واقف راز خدا
از مکن پور تا خراساں فیض بخش ہر گدا — ساکنان عالمیں کردند بر تو جاں فدا

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدین مدار

محرم ہر ناتواں درد مندان توئی — حامی ہر بیکساں را دست درمان توئی
شافعی ہر عاصیاں را فیض شاہان توئی — تاج بخش ہر گدا را گنج سلطان توئی

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدین مدار

من چہ گویم در حیات اے شہ روشن ضمیر — ہادی ہر گمرہاں را عاصیاں را دستگیر
عاجزم در ماندہ ام افتادہ ام جان اسیر — بنگر در بحال عاصی التجا دارد حقیر

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدین مدار

من نہ گویم وصف تو جز آفریں صد آفریں
فیض تو جاری و ساری بر سرِ دنیا و دیں

معدنِ جود و عنایت ساکنِ عرشِ بریں
صمدیت از مرتبت حاصل شدہ نورِ یقیں

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدیں مدار

بر ہمہ عالم شاہا تو فیض بار خاص و عام
یک نظر فرما برائے مصطفیٰ خیر الانام!

از ازل ہستم غلامِ کوئے تو دارم مقام
آمدم روئے خجالت دستگیری کن مدام

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدیں مدار

ناتوانم بیقرارم خاکسارم چشمِ زار
پر گناہم شرمسارم زار و دائم دل فگار

دردمندم مستمندم جان سوزم اشکبار
خستہ جانم دا نا دارم از فراقت آشکار

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدیں مدار

آمدم از روئے عصیاں اے شہ عالی ہمم
لطف کن برایں گدائے پیش خود دارم حرم

چوں بیابم کوئے تو نازاں شوم بر قسمتم
می کنم فریاد ہر دم کن بدیع الدیں کرم

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدیں مدار

عاصی عبد الرزاق قادریہ ما نسب
دور کن از لطف رحمت ایں ہمہ رنج و غضب

آمدہ درگاہ شاہا با ہمہ عجز و ادب
ما ورائم جاں خرابم من نمی دانم سبب!

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدیں مدار

ابراہیم شرقی نے جب حال وصال قطب المدار رضی اللہ عنہ سُنا بیقرار ہوگیا فوراً چند مصاحبین و وزیرانِ سلطنت کو لے کر حاضر آستانہ ہوا یہاں پہونچکر جانشین قطب المدار رضی اللہ عنہ حضرت سید خواجہ ابو محمد ارغون رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی اور مزار اقدس پر حاضر ہوکر زمین بوس ہوا، قبۃ النور اور حرم اول کی چہار دیواری تعمیر کروائی اس کے بعد چند دن قیام کرکے پھر جون پور واپس گیا اور وہاں جاکر اس نے بھی اس دنیا سے دار فانی کو خیر باد کہا اس کا مزار جونپور میں ہے، یہ شرقیہ حکومت کا آخری بادشاہ تھا۔ اس کے مرتے ہی سلطنت جونپور کا خاتمہ ہوگیا۔

کتاب ملنے کا پتہ:- دار المنور قصبہ مکن پور شریف ڈاکخانہ خاص ضلع کانپور۔

آمدِ عالمگیر!

رفتہ رفتہ دنیا اپنی منزلیں طے کرتی رہی اور حکومتیں بدلتی رہیں یہاں تک کہ سلطنت مغلیہ میں سے کئی بادشاہوں کا دورِ حکومت گذر گیا اور شاہجہاں کا زمانہ آیا شاہجہاں نے حکومت بڑے آب و تاب سے کی تاج محل اور بہت سی عمارتیں تعمیر کرائیں اپنے آخری عمر میں وارث سلطنت قرار دینے کے لئے اپنے بڑے بیٹے دارا شکوہ کو ولی عہد بنایا عالمگیر ہر طرح اپنے آپ کو قابل سلطنت اور لائق حکمرانی سمجھتے تھے اس لئے کہ آپ اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم تھے اور آپ کو مخلوق خدا کی گاڑھی کمائی کا پیسہ بادشاہوں کے فضولیات میں خرچ ہوتے ہوئے دیکھنا گوارا نہ تھا اس وجہ سے آپ عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے تھے، شاہجہاں جب ان کے اس ارادے سے خبردار ہوا تو دکن کی مہم پر ایک کثیر فوج کا سپہ سالار بنا کر بھیج دیا بادشاہ کا منشاء یہ تھا کہ گول کنڈے میں یہ لڑ بھڑ کر ختم ہو جائیں اور ان کے مرنے سے ابھرتے ہوئے فتنے ختم ہو جائیں آپ نے اپنی فتح مندی کی درخواست درگاہ قطب المدار رضؓ میں رجوع ہو کر پیش کی نتیجہ یہ ہوا کہ عالمگیر چند ہی دنوں میں مظفر و منصور ہو کر پورے دکن پر قبضہ کر لیا نعمت خاں عالی وزیر عالمگیر اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ اورنگ زیب بتوجہ قطب المدار ظفر مند شدند، غرض عالمگیر بہ فتح فیروزی دکن سے واپس ہو کر حاضر آستانہ ہوئے اور گھٹنوں کے بل چل کے حرم اول میں داخل ہوئے اور یہ فی البدیہہ رباعی پڑھی سہ رباعی :-

بیا کہ اوج کمالات را ظہور اینجاست ! ——— بیا کہ مرجع ہر قیصر و قصور اینجاست
جناب اقدس شاہنشہِ مدار جہاں ——— بہ پائے دیدہ بیا و ببیں کہ نور اینجاست

غرض عالمگیر نے زیارت و فاتحہ کے بعد روضۂ انور کے چاروں طرف دروازوں پر سنگ مرمر کی جالیاں نصب کروائیں اور ایک بہت بڑی جامع مسجد ملحق خانقاہ شریف اور دو پھاٹک و مال خانے میں ایک جانب جنوب اور ایک جانب شمال تعمیر کرائے اور بہت سی عمارتیں تعمیر کرائیں مابعد اس کے دہلی واپس گئے پھر اس کے بعد عالمگیر نے جو کچھ کیا وہ تاریخوں میں مرقوم ہے۔

اس جگہ یہ بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعد وصال حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ سے طریقۂ رشد و ہدایت کیسے ہوا اور کتنے گروہ سلسلۂ عالیہ طبقاتیہ مداریہ میں ہوئے تفصیل یہ ہے :۔ پہلے گروہ کا نام خادمان ہے یہ گروہ حضرت سید خواجہ ابو محمد ارغون سجادہ نشین سے نافذ ہوا۔ اور ان سے سات شعبہ جاری ہوئے پہلا شعبہ سجادہ نشین سید ابو الفائض رحمؒ سے فائضیہ جاری ہوا اور دوم شعبہ محمودیہ خواجہ سید محمود رحؒ سے جاری ہوا حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین سے اہلِ تجرید میں پانچ شعبہ نکلے جو بنام نقد ارغونی - ابنی، سلوتری - سرموری، سکندری کہلاتے ہیں ان گروہ میں

اکثر فقراء صاحب کمال ہوتے آئے ہیں ، دوسرا گروہ عاشقان ہے اس کا سلسلہ حضرت قاضی مطہر قلابشیر اور عاشقان سے جاری ہوا اس سے نوشاہیہ ہیں ۔ مثلاً تن کمربستہ ، ستارہ ، کمال قادری وغیرہ ۔ تیسرا گروہ دیوان گان ہے اس کا سلسلہ حضرت جمال الدین جانمن جنتی سے جاری ہوا اس سے بہتر ۷۲ شعبے نکلے اور بلقب دیوان گان مشہور ہیں ، ادنیٰ کمالات ان حضرات سے یہ ہیں کہ نقل روت ہر ایک بزرگ جانتا ہے چوتھا گروہ طالبان ہے یہ گروہ حضرت قاضی محمود کرگ دانش منداتیغ برہنہ خلیفہ حضرت سیدنا قطب المدار سے جاری ہوا ۔ یہ ایک ہی گروہ ہے جو طالبان کہلاتا ہے یہ بھی ارباب تجرید و تفرید سے ہیں ۔ باقی سلسلے حضرت مولینا حسام الدین سلامتی رحمۃ اللہ علیہ سے گروہ پانچواں حسامیہ جاری ہوا ۔ چنانچہ مشائخ کرام کاکوری شریف انھیں بزرگ سے سلسلۂ عالیہ طبقاتیہ مداریہ میں ہیں ۔ حضرت شاہ تراب علی قدس سرہٗ کاکوری اپنی کتاب اصول المقصود صفحہ ۸۲ سطر ۱۰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مخفی مباد کہ سلسلہ مداریہ در فصل مسعودیہ پنج قسم مرقوم است مداریہ طیفوریہ جعفریہ ، مداریہ بصریہ ، مداریہ صدیقیہ ، مداریہ اویسیہ ، مداریہ مہدیہ ، شجرات آں بتفصیل درآں مرقوم است حضرت شاہ ضیاء اللہ قادری اپنی کتاب نسب نامہ تلاں صفحہ ۹۲ میں مولانا وجیہ الدین گجراتی و حضرت محمد غوث گوالیاری وغیرہ کو بھی سلسلہ طبقاتیہ مداریہ میں تحریر فرماتے ہیں ۔ اور حضرت سید اجمل بہرائچی رحمۃ سے سلسلہ طبقاتیہ مداریہ میں گروہ اجملی جاری ہوا ۔ اور حضرت خواجہ محمد معصوم نقشبندی مجددی نے اپنی کتاب اسرار سبع مطبوعہ کلکتہ میں شجرہ عالیہ مداریہ لکھا ہے جو حضرت اجمل بہرائچی خلیفہ اجمل حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے ۔ اسی طرح شاہ ابوالحسین احمد نوری الملقب میاں صاحب برکاتی نے اپنا شجرہ تحریر فرمایا ہے :-

والسلام علی رسولہ والہ وصحبہ اجمعین امابعد فیقول الفقیر ابوالحسن عفی عنہ اجازنی

بالسلسلۃ البدیعیۃ المداریۃ جدّی ومرشدی السیّد آل الرسول الاحمدی قدس سرہٗ ۔

عن الحضرت اچھے میاں صاحب عن ابیہ السیّد حمزہ عن جدہٖ سیّد آل محمد صاحب عن صاحب البرکات

الماہروی عن السیّد فضل اللہ کالفوی عن ابیہ السیّد احمد عن جدہٖ السیّد محمد صاحب عن جمال الاولیاء

عن الشیخ قیام الدّین عن الشیخ قطب الدّین عن السیّد جلال عبد القادر عن السیّد مبارک عن السیّد

اجمل عن العارف الاجل الاکمل الاکمل مولانا بدیع الحق والدین المدار المکنفوری رحمۃ اللہ علیہ

عن الشیخ عبد اللہ شامی عن الشیخ عبد الاول عن الشیخ امین الدین عن امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ

عن سیّد المرسلین محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم ۔

(سرپرست حضرت مولٰنا سید انوار احمد عرف مسکین جعفری طبقاتی المداری ظہوری)